منظور سرکار عالی ۱۳۱۹

کتاب مستطاب مفید طلاب حاوی مسائل ضروریہ الموسوم بہ

فوائد نحویہ

تحفۂ عثمانیہ

مصنفہ سیبویۂ زمان خلیل دوران مولوی سید نادر الدین صاحب ادام اللہ

بار اول طبع شد در مطبع محبوب شاہی حیدرآباد دکن

فہرست کتاب

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ		حروف جازم	۵۷	افعال شک و یقین	۹۳
بحث عوامل و تقسیم عامل	۱	حروف ناصب اسم	۶۴	افعال مدح و ذم	۹۶
تقسیم عامل بلحاظ عمل	۲	حروف ندا	۶۸	عوامل قیاسی	۱۰۰
تقسیم عامل لفظی	رر	اسمائے جازم فعل	۷۰	عوامل معنوی	۱۱۲
حروف عامل کی تقسیم	۵	اسمائے کہ ناصب اسم	۷۲	حروف عطف وغیرہ	۱۱۵
حروف جر	رر	اسمائے افعال	۷۶		
حروف مشبہ بالفعل	۱۲	افعال ناقصہ	۸۳		
حروف ناصب فعل	۴۶	افعال مقاربہ	۸۹		

تقريظ من علا على اعلى سنام اعلام علوم الادب و لسان العرب السيد علي بن ابي الحسن الموسوي الشوستري سلطان العلماء سند الملك لا زالت الاقلام خادمة لخواطره والاسماع ناظمة لجواهره

نحونا اللهم نحو حمدك بنحوٍ من الشكر به فنحا ناعن احتوائه نحواً من الزمان الفكر به بنحو من ينحو الى الملام
بانه انّى لك بذا وانت مستغرق فيما تحمد من النعم - ففي القدرة على الحمد نعم لا تعدّ في الكيف و الكم
فكم من حامد بالحمد منعم - فاين الحمد على النعم للمنعم - الا العجز والفشل - والخجل عن ادائه والكسل فعلى
ما لا يدرك كله لا يترك كله - فالحمد له كما هو اهله - والصلوة والسلام على من اعرب الحق بلغة العرب
فاعرابها بركاته تستتب - وعلى آله عمال مناصب الامامة - ومناصب اعمال الفخامة والكرامة
وصحبه المجازين بصدقه من ساكني تهامة الرافعين الوية النصر لمن اظلته الغمامة -

وبعد فلما رأيت العوامل التي جمعها مفرد العلماء الفحول - ونادر الفضلاء في المعقول والمنقول
فخر الاحباب والمحبين المولى السيد نادر الدين فرأيتها نادرة المصنفات في النحو - مفردة
المؤلفات فيه بحيث لا يليق فيها الاثبات والمحو - ولما كانت العوامل هذه بلسان الهند -
فعاد بها التعبير يسبق تقريره كالفرند - فقلت لاشباه هذا فليحرر الكاملون - وللكتابة تلوت

تقریظ لطیف مستغنی از تعریف عالم عامل و فاضل کامل عالیجناب مولانا مولوی عبد الغنی صاحب صدر مدرس عربی مدرسہ سٹی ہائی اسکول تہرگٹی بلدہ حیدرآباد ادام فضالہ و نوالہ

راقم ہیچمدان نے اس رسالہ کے متعدد مباحث دیکھے اور اونکو مطالعہ کیا

بیشک یہ رسالہ اپنی وضع و ترتیب مین جدید و طلبہ مدارس تعلیمات کو بہت نافع و

مفید ہے مصنف علام نے بعض بعض تحقیقات اس مین نہایت سہولیت و صفائی سے

ایسے بیان کی ہین جو اکثر مروجہ رسائل نحو مین مرقوم نہین ہین جزاہ اللہ تعالے

عنا و عن کل من لہ المام بالعربیۃ آمین برسولہ الامین ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرح کی حمد و ثنا اوس رافع سما و مبنی کنندہ زمین کو سزاوار ہے
کہ جس نے خیمہ آسمان کو بے ستون نصب کیا ہے اور بناء زمین کو
ساکن اور افلاک سیارہ کو گرد مرکز متحرک اور سبع سیارہ کو بحیر جوار
مجرور اور امہات کی تولید موالید کو آباء علوی کے عمل پر موقوف
اور نوع انسان کو بتعلیم اسما ہر مافی الضمیر کا معرب۔ اور درود ثنا نامتناہی
ہو اوس برگزیدۂ مخلوقات پر جس نے حق کو مرفوع اور باطل کو منخفض کیا
اور فعل شرک کو بلا و لم منفی۔ اور ہزار ہزار رحمت ہو کلمۂ حق کے
اون رافعین پر جنہون نے قلوب مومنین مین لوائے شریعت غرا کو

منصوب کیا ۔ بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے خادم علم سید نادر الدین
جو ایک عرصہ سے بلدہ حیدرآباد مین بخدمت علم مصروف ہے کہ ایک
مدت سے میرے دل مین یہ خیال تہا کہ ہرچند علم نحو مین بہت سے کتب
مدون ہین و بکلی محامد ملوک زبان محلی لیکن اردو زبان مین ایک جا مع کتاب
بنام آفتاب درخشان جاہ وجلال وماہ افروزندۂ کمال حسن وحسن کمال
سکندر صولت سما مکان نواب ہمایون میر عثمان علیخان لازال ایام
دولۃ عالیۃ وقیمۃ العلم من آثار تربیتہ غالیتہ مفید عام تالیف کی جائے
کہ جس سے ہر طالب علم پورے طور پر مستفید ہو سکے ۔ ناگاہ ملہم غیب نے
بشارت دی کہ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست اوسوقت قلم بردا
چند اجزاء تہوڑے ہی عرصہ مین بتائید ایزد منان دبا وجود کوئی کتا
فن نہو سکنے کے باقبال روز افزون وارائے جہان عالم غیب

عرصۂ ظہور مین آئے جو ضروری قواعد پر مشتمل و بلحاظ عبارت غیر مل لکن
یہہ عروس کھلکر نقاب حجاب سے اوسوقت تک سر اوٹھا نہین سکتی
جب تک بالتفات جہان بان دارائے زمان اوسکا حسن دوبالا نہو
لہذا اس رسالہ کا نام **فوائد نحویہ تحیۂ عثمانیہ** رکہا گیا تاکہ منظور نظر اوس
روز افزون جاہ و جلال ہوکر مرکز خاطر ہر طالب کمال ہو خداوند جہان
بحرمت نبی و آل اوان نونہال بوستان حکومت و سلطنت سرمدی کو
ابداً مامون و محفوظ دارادآمین ثم آمین ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحث عوامل

(تعریف عامل) عامل وہ لفظ یا معنی ہے جسکی وجہ سے اسم یا فعل کے آخر
مین کوئی جدید حالت (جیسے رفع نصب جر جزم) پیدا ہو (مثال) جاءنی
زید۔ ورایت زیدا۔ مررتُ بزید۔ ولم یضرب۔ ولن یضرب امثلہ
مذکورہ مین جاء نے اور رایت اور با اور لم اور لن عامل واقع ہوئے
ہین۔

تقسیم عامل

عامل دو قسم پر ہے۔ لفظی اور معنوی۔ عامل لفظی وہ کلمہ ہے جسکا

تلفظ ممکن ہو ۔ اور معنوی وہ وصف کلمہ ہے جو تلفظ مین نہ آسکے لیکن

سمجھا جائے جیسے یضرب کی تجرید عوامل لفظی سے ہے یضرب مین عامل ہے

تقسیم عامل بلحاظ عمل

عامل بلحاظ عمل دو قسم پر ہے سماعی اور قیاسی ۔ سماعی وہ ہے جسکا عمل

صرف سماعت پر موقوف ہو ۔ اور قیاسی وہ جسکا عمل کسی قاعدہ مبنی ہو

جیسے فعل متعدی کا فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دینا مثل ضرب زید عمرا

بلحاظ دلالت عامل لفظی کی تقسیم

عامل لفظی تین قسم پر ہے ۔ اسم و فعل و حرف ۔ اسم وہ کلمہ ہے

جو بلا ملائے کسی دوسرے کلمہ کے اسطرح معنی تبلائے کہ وہ معنی

تینون زمانون مین سے کسی خاص زمانہ کے ساتھ تعلق نرکھتا ہو ۔ اور

فعل وہ کلمہ ہے جو بلا ملائے دوسرے کلمہ کے اسطرح معنی تبلائے

وہ تینون زمانون مین سے کسی خاص زمانہ کے ساتہہ تعلق رکہتا ہو۔ اور حرف وہ کلمہ ہے کہ جو بلا ملائے دوسرے کلمہ کے معنی نہ بتلائے ۔

علامات اسم

غالباً علامات اسم گیارہ ہین شروع مین الف لام ہو (جیسے الحمد) یا حرف جر ہو۔ (جیسے بزید) یا آخر مین ن ہو (جیسے زیدٌ) یا مصغر ہو (جیسے قریش) یا منسوب ہو (جیسے بغدادی) یا مسند الیہ ہو (جیسے زیدٌ قائم) یا مثنی ہو (جیسے رجلان) یا جمع ہو (جیسے رجال) یا مضاف ہو (جیسے غلام زید) یا موصوف ہو (جیسے رجلٌ عالمٌ) یا آخر مین تائے متحرکہ ہو (جیسے ضاربۃٌ) الغرض ان علامات سے ایک علامت بہی جس کلمہ مین موجود ہوگی وہ اسم سمجہا جائیگا۔

علامات فعل

غالباً علامات فعل آٹھہ ہین ابتدا مین قد ہو (جیسے قد ضرب) یا سین ہو (جیسے سیضرب) یا سوف ہو (جیسے سوف یضرب) یا حرف جزم ہو (جیسے لم یضر) یا اوس کے آخر ضمیر مرفوع متصل ہو (جیسے ضربت) یا تاء ساکن ہو (جیسے ضربت) یا صیغہ امر ہو (جیسے اضرب) یا نہی ہو (لا تضرب) الغرض ان علامات مین سے جس کلمہ مین ایک علامت بہی موجود ہو وہ فعل سمجہا جائیگا۔

علامت حرف

جس کلمہ مین علامات فعل یا اسم سے کوئی بہی علامت نہو وہ حرف ہوگا (جیسے من والی وغیرہ)

حروف عاملہ کی بحث جنہین حروف معانی بہی کہتے ہین

حروف عاملہ عمل کے اعتبار سے دو قسم پر ہین بعض وہ ہین جنکا ایک ہی عمل ہے اور بعض وہ کہ جنکے دو عمل ہین مثلاً فعل و اسم۔ اور اُن حروف عاملہ سے جنکا ایک ہی عمل نہے حروف جر ہین جنکی تعداد (۱۷) ہے

با۱ ۔ تا۲ ۔ کاف۳ ۔ لام۴ ۔ واو قسم۵ ۔ مذ۶ ۔ منذ۷ ۔ خلا۸ ۔ رُبّ۹ ۔ حاشا۱۰ ۔ من۱۱ ۔ عدا۱۲ ۔ فی۱۳ ۔ عن۱۴ ۔ علی۱۵ ۔ حتی۱۶ ۔ الی۱۷ ۔ یہہ حروف اسم پر داخل ہوکر اوس کے آخر مین حالت جری لفظاً یا تقدیراً یا حکماً پیدا کرتی ہین اور ان حروف کا عمل انکے معمول کیطرح ایک ہی ہوتا ہے لیکن ان حروف مین سے ہر ایک بہت سے معانی کے لئے آتا ہے مثلاً با غالباً آٹھہ معنون مین مستعمل ہوتا ہے۔ استعانت۱ ۔ زیادت۲ ۔ الصاق۳ ۔ ظرفیۃ۴ ۔ قسم۵ ۔ تصاحب۶ ۔ تقابل۷ ۔ تعدیہ۸ ۔ استعانت

(جیسے کتبت بالقلم) (ت) مین نے قلم کی مدد سے لکھا ہے۔

زائیدہ (ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ (ت) اپنی جانون کو ہلاکت مین نہ ڈالو

یعنی ہلاکت مین مت پڑو اس مثال مین با زائد ہے یعنی اگر بانہی

ہو تو بہی آیت مذکورہ کے یہی معنی ہونگے یہان حرف با کسی جدید

معنی کا مفید نہین جیسے ہل زیدٌ بقائم و زید لیس بقائم۔

الصاق (جیسے مررت بزید) (ت) زید کے پاس سے میرا مرور ہوا

اس مثال مین با معنی الصاق کا مفید ہے (جیسے یہ داء مین

(ت) اوسے درد لاحق ہے۔

ظرفیت (جیسے جلست بالمسجد و بالسوق) (ت) مین مسجد یا بازار

مین بیٹھا تہا اس مثال مین با اس امر کا مفید ہے کہ مسجد یا بازار

جلوس کا ظرف (جگہہ یا مقام) ہے۔

قسم (جیسے باللہ لافعلن کذا (ت) خدا کی قسم ضرور یہ کام کرونگا
اس مثال مین با اسپر دلالت کرتا ہے کہ اللہ مقسم بہ ہے -

مصاحبت یعنی وہ با جو مع کے معنی بتلائے (جیسے اشتریت الفرس
بسرجہ) (ت) مینے گھوڑا مع زین خریدا -

مقابلہ یعنی اوسپر دلالت کرتا ہی کہ میرا مجرور کسی شئی کا عوض ہے
(جیسے اشتریت الثوب بعشرۃ دراہم) (ب) اس کپڑے کو
مین نے دس درہم کے عوض خریدا ہے -

تعدیہ یعنی جو فعل پہلے سے بالکل لازم ہو یا وہ فعل جو متعدی بیک مفعول
ہو یا بدو مفعول ہو تو اوسکو یہ با صرف متعدی یا متعدی بدو مفعول
یا بسہ مفعول بنا دیتا ہے (جیسے ذہبت بزید) (ت) زید کو لیگیا یہان ذہبت
با کے ذہبت کے معنی صرف جانیکے تہے اور با سے ساتہہ لیجانیکے معنی ہوگئی جو متعدی ہے

(جیسے ذہب اللہ بنورہم) (ت) اللہ انکا نور لیگیا ان معانی کے

سوا اور معانی کے لئے بہی با استعمال کیا جاتا ہے جیسے سببیت

تعدیہ۔ تجرید۔ استعطاف۔

سببیت (جیسے فکلا اخذنا بذنبہ) (ت) ہم نے گناہون کے سبب سے

ہر ایک کی گرفت کی۔

تعدیہ۔ (جیسے بابی انت وامی) (ت) میرے مان باپ تجہپر فدا ہون

تجرید۔ یعنی عن کے معنون مین ہی با مستعمل ہوتا ہے (جیسے فاسئل

بہ خبیرا) ای عنہ (ت) کسی واقف کار سے اسکی نسبت پوچھ۔

استعطاف (جیسے ارحم بزید) (ت) زید پر نظر مہربانی کر بائے زائد کی

تفصیل یہ ہے کہ مبتدا پر بہی داخل ہوتا ہے (جیسے بحسبک درہم)

(ت) تجہے ایک درہم کافی ہے اور مفعول پر بہی جسکی مثال اوپر آچکی

اور فاعل پر (جیسے کفیٰ باللہ شہیدا) (ت) اللہ کافی شاہد ہے -

تا

تا قسم کے لئے خاص ہے اور لفظ اللہ پر ہی داخل ہوتا ہے اور اوسکا فعل قسم ہمیشہ محذوف رہتا ہے (جیسے تاللہ لافعلنّ کذا) (ت) خدا کی قسم ضرور یہ کام کرونگا - بخلاف بائے قسمیہ کے کہ اُسکا فعل قسم کبھی محذوف اور کبھی مذکور ہوتا ہے (جیسے اقسم باللہ)

کاف

کاف سات معنوں کے لئے لایا جاتا ہے - تشبیہ - استعلا - قران - مثل - زائد تاکیدی - و غیر تاکیدی - تعلیل -

تشبیہ (جیسے زید کالاسد) (ت) زید شیر کا سا ہے -

استعلا - (جیسے کیف اصبحت) کے جواب میں کخیر ای اصبحت علی خیر

(ت) شب بخیر گذری۔

قرآن۔ (جیسے آیتک کما طلع الشمس) (ت) مین سورج نکلتے ہی آونگا یعنی طلوع آفتاب اور میرا آنا دونو ہم مقارن ہونگے۔
اس مثال مین کما کا کاف بتلاتا ہے کہ دونون جملون کا مضمون ہم مقارن ہے۔

تعلیل۔ (جیسے ماذکرہ کما ہداکم) ای لہدایتہ ایاکم (ت) اللہ کی یاد کرو بسبب اوس ہدایت کے جو اوس نے تمہین کی ہے
اس مثال مین کاف لام کیطرح معنی تعلیل کا مفید ہے اور بتلاتا ہے کہ اوسکا مابعد ماقبل کی علت ہے۔

مثل (جیسے یضحکن عن کالبرد المنہم) وہ گداختہ برف کے سے دانتون سے ہنس رہی ہین۔ چونکہ یہ کاف اسم ہے اور اسکو

معنی مثل کے ہین اس لئے اسپر عن داخل ہوا ہے بروفہم دانشوران
کنایہ ہے ۔

زائد دبرای تاکید) (جیسے لیس کمثلہ شیئ) (ت) اوسکی نظیر کی
ہی نظیر نہین ہے ۔

زاید دبغیر تاکید) (جیسے قالوا کذا) (ت) اونہون نے یون کہا
کیونکہ مقولہ قول صرف ذا کا مشار الیہ ہے کاف کو اوس مین
کوئی دخل نہین صرف حسن لفظ کے لئے زاید کردیا گیا ہے
مبرد کے سوا اورون کی یہ رائے ہی کہ کاف اسم ظاہر ہی پر
داخل ہوتا ہے نہ ضمیر پر پس (کہ) اور (کہا) نہ کہا جائیگا
لیکن اسپر اتفاق ہے کہ جب (اِنَّ) مشدد پر کاف آئے تو
کاف اور (اِنَّ) مشدد کے درمیان لفظ ما ضرور فاصل لایا جائیگا۔

تاکہ کانّ مشدد ہے مشتبہ نہوا ور اسوقت کاف عامل نہ ہیگا لہذا اس لفظ ما کو کافہ عن العمل (یعنی روکنے والا عمل سے) کہا جاتا ہے اور کانّ پڑھا جائیگا۔

لام

لام کے بھی بہت سے معنی ہیں۔ استحقاق۔ ملک۔ اختصاص تعدیہ۔ تعلیل۔ نفع۔ بمعنی الی۔ استغاثہ۔ عاقبت۔ تہدید۔ وقت۔ بمعنی عن۔ بمعنی عند۔ بمعنی بعد۔ بمعنی فی۔ بمعنی من۔ بمعنی علی۔ قسم۔ تقویۃ عمل فعل یا شبہ فعل۔ تعجب۔ زاید۔ بمعنی مع۔ تاکید۔ تملیک۔

استحقاق (جیسے الحمد للہ) (ت) حمد خدا ہی کو سزاوار ہے

ملک (جیسے لہم جنات) (ت) باغ انہیں کی ملک ہونگے۔

اختصاص (جیسے لہ ما فی السموات وما فی الارض) (ت) زمین اور

آسمان کے جملہ اشیاء خاص اوسی کے ہین۔

تعدیہ (جیسے یغفر لکم من ذنوبکم) (ت) تمہارے گناہ بخش دیگا اگر لکم کا لام نہوتا تو یغفر (ذنوبکم) کی طرف متعدی نہو سکتا۔

تعلیل۔ (جیسے ضرب للتادیب) (ت) ادب سیکھنے کے لئے زدوکوب کیا گیا۔

نفع۔ (جیسے لہا ما کسبت) (ت) اون کے کسب سے اونہین کو نفع ہے۔

بمعنی الی۔ (جیسے وکل یجری لاجل مسمّیٰ) (ت) ایک معین مدت تک ہر ایک جاری رہیگا۔

استغاثہ۔ (جیسے یا اللہ للمومنین) (ت) یا ہی اللہ مومنین کی فریادرسی کر۔

عاقبت - (ب) جیسے لدو اللموت وابنوا للخراب) (ت) پیدائش کا انجام موت ہے

اور تعمیر کا انجام خرابی -

تہدید - (ب) جیسے یا لزید لاقتلنک) (ت) ای زید میں ضرور تجھے

قتل کرونگا -

بمعنی وقت - (ب) جیسے المستحاضۃ تتوضا لکل صلوٰۃ) (ت) استحاضہ

عورت ہر نماز کے وقت وضو کرے -

اور بعد قول کے بمعنی عن (ب) جیسے قال الذین کفروا للذین امنوا)

(ت) کفار نے مومنین سے کہا یہاں للذین کا لام عن کے معنون

میں ہے -

بمعنی عند - (ب) جیسے لی کذا درہمات) میرے پاس اسقدر درہم ہیں

بمعنی بعد - (ب) جیسے اقیموا الصلوٰۃ لدلوک الشمس) (ت) بعد غروب کے

نماز پڑھو -

۱۲ بمعنی فی - جیسے تضع الموازین القسط لیوم القیامۃ (ت) قیامت میں موازنہ ہوگا - پس لیوم کا لام فی کے معنی میں ہے -

۱۳ بمعنی من - جیسے نحن لکم یوم القیامۃ افضل (ت) ہم قیامت کے دن تم سے افضل ہونگے - پس لکم کا لام من کے معنی بتلاتا ہے

۱۴ بمعنی علی - جیسے یخرون للاذقان (ت) وہ ٹھڈی کے بل گرینگے - پس للاذقان کا لام بمعنی علی ہے -

۱۵ قسم - کہ جس سے تعجب بھی ظاہر ہو جیسے للہ لا یؤخر الاجل (ت) خدا کی قسم اجل نہیں ٹلیگی -

۱۶ تقویۃ عمل فعل یا شبہ فعل جیسے ان کنتم للرؤیا تعبرون (ت) اگر تم خوابوں کی تعبیر دوگے - رویا کی طرف تعبرون بنفسہ متعدی ہے

للرویا کا لام صرف عمل تعبیروں کی تقویت کا مفید ہے۔ اور جیسے

ان ربک فعال لما یرید (ت) تیرا رب جو چاہے کرسکتا ہے

اس مثال میں ما یرید کیطرف فعال بنفسہ متعدی ہے لما یرید کا لام

صرف عمل فعال کی تقویت کا فائدہ دیتا ہے۔

تعجب (خواہ منادی پر داخل ہو یا غیر منادی پر) جیسے یا للماءت)

کیا ہی پانی ہے اور جیسے للہ درہ شاعراً (ت) الٰہی کیا ہی

شاعر ہے۔

زائدہ جیسے اجار للمسلم (ت) اوس نے مسلمان کو پناہ دی

اس مثال میں مسلم کیطرف اجار بنفسہ متعدی ہے اور لام زائد۔

بمعنی مع جیسے فلما تفرقنا کانی ومالکا لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معاً (ت)

جب ہم ایک دوسرے سے علیحدہ ہوئے تو باوجود مدت دراز تک

سے الگ رہتے تھے کہ معلوم ہوا کہ گویا میں اور مالک ایک رات بھی ساتھ نہیں

رہے تھے - لطول اجتماع کا لام مع کے معنی میں ہے

مفید تاکید - جیسے ما کان اللہ لیطلعکم (ت) اللہ تمہیں ہرگز

مطلع نہیں کریگا - اس مثال میں لیطلع کا لام تاکید نفی کا مفید ہے

بمعنی تملیک - جیسے وہبت لزید دینارا (ت) میں نے زید کو ایک

دینار بخش دیا - یہ لام جب اسم مظہر پر سوا استغاثت کے داخل ہوتا

تو مکسور ہی ہوتا ہے اور سوائے یائے متکلم کے جب ضمیر پر آتا ہے تو

مفتوح ہی ہوتا ہے۔

واو قسم

واو قسم اسم ظاہر ہی کے ساتھ خاص ہے جیسے والسماء والارض

(ت) آسمان اور زمین کی قسم اور واو کا جواب قسم کا ہے سوال نہیں

ہوتا ہے (جیسے واللہ اخبرنی (ت) خدا کی قسم مجھے خبر دے اور اسکا فعل

قسم تاء قسمیہ کیطرح ہمیشہ محذوف ہی رہتا ہے لہذا اقسم واللہ نہیں

کہا جاتا۔

مذ و منذ

انکا مجرور اگر زمانہ حاضر ہو تو معنی ظرفیت کے مفید ہوتے ہین (جیسے

مارایتہ مذ و منذ یومنا یا مذ و منذ یومک) (ت) مینے اسکو آج کے دن

نہین دیکھا اگر زمانہ ماضی ہو تو ابتدا کے معنی ہوتے ہین (جیسے مارایتہ

مذ و منذ یوم العید او یوم الجمعۃ) (ت) مینے اوسکو عید کے یا جمعہ کے

دن سے نہین دیکھا اگر انکا مجرور معدود اشیا ہون تو مجموعہ من و الی کے

معنی ان سے مستفاد ہونگے (جیسے مارایتہ مذ و منذ خمسۃ ایام او خمس

لیال) (ت) مینے اسکو پانچ دن یا پانچ رات نہین دیکھا یعنی پانچ دن

یا پانچ رات کے ابتدا سے لیکر انتہا تک یعنی پٹے اوسکو پورے پورے پانچ دن یا پانچ رات تک نہین دیکھا۔ سوا مبرو کے سب کا اتفاق ہے کہ انکا مجرور اسم ظاہر ہی ہوتا ہے نہ ضمیر۔ اور نیز یہ دونون اگر ماضی کی ظرف زمان ہون تو انسے اول مدت کے معنی مراد ہوتے ہین جیسے مارایتہ مذ و منذ یوم الجمعہ (ترجمہ) میرے عدم رویت کا ابتدائی زمانہ روز جمعہ ہو اور اگر اسم ظرف زمانہ حاضر کے یا متعدد زمانون کے معنی ہین ہون تو انسے مطلق مدت کے معنی لئے جاتے ہین اسکی مثال بھی گذر چکی ہے ان دونون کا بکسر میم بھی پڑہنا جائز رکہا گیا ہے۔

رُبَّ

رُبَّ زیادہ تر معنی تکثیر کا مفید ہوتا ہے اور تقلیل کا کم۔ غالباً مجرور رُبَّ اسم نکرہ موصوفہ ہوتا ہے (جیسے رُبَّ رجل کریم لقیتہ) (ترجمہ) میری ملاقات

کہ یہ شخصوں کے ساتھہ بہت یا کم ہوئی ہے۔ یا ضمیر مبہم مفرد مذکر جسکی تمیز نکرہ
منصوبہ ہوا اور بصریئین کے نزدیک وہ تمیز نکرہ عام ہے خواہ وہ نکرہ مفرد مذکر
ہو یا مونث یا تثنیہ ہو یا جمع (جیسے ربہ رجلاً وربہ رجلین و ربہ رجالاً و ربہ امراۃ
و ربہ امراتین و ربہ نساءً) کوفیین کے نزدیک ضمیر اور تمیز ضمیر کا باہم توافق شرط ہے
(ربہ رجلاً و ربہما رجلین و ربہم رجالاً و ربہا امرءۃ و ربہما امرءتین و ربہن نساءً)
ضمیر مبہم - وہ ضمیر ہے کہ جسکا مرجع تمیز ہی سے ظاہر ہو۔
نکرہ - وہ اسم ہے جو غیر معین پر دلالت کرے (جیسے رجل و امراۃ
(مثل) کوئی ایک مرد - کوئی ایک عورت - بعد واو کے رب کا اکثر اضمار
کیا جاتا ہے خواہ مجرور اوسکا ضمیر ہو یا اسم ظاہر (جیسے و بلدۃ لیس بہا انیس
الا الیعافیر و الا العیس) (ت) بہت بلدہ ہین کہ اونمین سوا گوسالہ اور
سفید اونٹون کے کوئی انیس نہین - جب مجرور اوسکا ضمیر ہو تو بعد فا کے

رب کا اضمار کم ہوتا ہے لیکن ثم ظاہر ہو تو اس وقت مضمر کیا جاتا ہے (جیسے
فمثلک قد ضربتہ) (ت) یعنی تجھ جیسے بہتوں کو مارا ہے۔ پس مثلک
میں فا کے بعد رب مضمر ہے جس سے کثرت کے معنی سمجھے جاتے ہیں اور کبھی بل
بعد بھی رب مضمر کیا جاتا ہے (جیسے بل بلدۃ ذی صعد و اصباب) (ترجمہ) کثرت
ہیں ایسے بلدہ کہ جن میں نشیب و فراز ہے۔ رب ترکیبی اور اعرابی امور میں
زاید ہوتا ہے گو معنی کے لحاظ سے زاید نہیں ہوتا لہذا اسکا مجرور فعل مابعد کا
گاہے مفعول محلاً منصوب ہوتا ہے اور گاہے مرفوع محلاً مبتدا۔

نیز رب کے بعد لفظاً یا معنیً فعل ماضی کا ہونا ہی لازم ہے رب کا مجرور جسکا مفعول محلاً منصوب
یا مبتدا محلاً مرفوع ہوتا ہے اسکی مثال یہ ہے جیسے رب رجل کریم لقیتہ یا رب رجل کریم لم اقابلہ
مثال اول میں فعل ماضی لفظاً ہے اور مثال ثانی میں معناً۔ اور رب کے
کبھی لفظ ما بھی ملحق کیا جاتا ہے جس سے وہ اپنے عمل سے باز رہتا ہے

(جیسے رُبَّمَا یودّ الذین کفروا)

رُبّ کی لفظی تحقیق

اخفش اور کسائی کا قول ہے کہ رُبّ اسم ہے۔ لیکن اوروں کا بیان ہے کہ وہ حرف جر ہے۔ رُبّ حرف ہو یا اسم اسمیں سولہ[16] لغت ہیں۔

(اول) رائے مضمومہ باپائے مفتوحہ مشدّدہ و تائے متحرکہ (جیسے رُبَّتَمَا)

(دوم) رائے مضمومہ باپائے مفتوحہ مخففہ و تائے متحرکہ (جیسے رُبَتَمَا)۔

(سوم) رائے مضمومہ باپائے مفتوحہ مشدّدہ و تائے ساکنہ (جیسے رُبَّتْ)

(چہارم) رائے مضمومہ باپائے مفتوحہ مخففہ و تائے ساکنہ (جیسے رُبَتْ)۔

(پنجم) رائے مفتوحہ باپائے مفتوحہ مشدّدہ و تائے متحرکہ (جیسے رَبَّتَمَا)

(ششم) رائے مفتوحہ باپائے مفتوحہ مخففہ و تائے متحرکہ (جیسے رَبَتَمَا)

(ہفتم) رائے مفتوحہ باپائے مفتوحہ مشدّدہ و تائے ساکنہ (جیسے رَبَّتْ)

ہشتم) راے مفتوحہ باے مفتوحہ مخففہ و تاے ساکنہ (جیسے رَبَتْ)

نہم) راے مضمومہ و باے مفتوحہ مشددہ بدون تا (جیسے رُبَّ)

دہم) راے مضمومہ و باے مفتوحہ مخففہ بدون تا (جیسے رُبَ)

یازدہم) راے مفتوحہ و باے مفتوحہ مشددہ بدون تا (جیسے رَبَّ)

دوازدہم) راے مفتوحہ و باے مفتوحہ مخففہ بدون تا (جیسے رَبَ)

سیزدہم) راے مضمومہ و باے مضمومہ مشددہ بدون تا (جیسے رُبُّ)

چہاردہم) راے مضمومہ و باے مضمومہ مخففہ بدون تا (جیسے رُبُ)

پانزدہم) راے مضمومہ و باے ساکنہ (جیسے رُبْ)

شانزدہم) راے مفتوحہ و باے ساکنہ (جیسے رَبْ)

خلا - حاشا - عدا

یہ تینوں استثنا کے لئے بولے جاتے ہیں (جیسے جاءنی القوم خلا

(حاشا زید و عدا زید) (ت) میرے پاس سوا زید کے سب قوم آئی

حاشا - گاہ تنزیہ کے معنون مین آتا ہے لیکن ہمیشہ اسم ہی ہوتا ہے

جیسے حاشا اللہ او (حاشا للہ) (ت) اللہ پاک ہے اور وہی پاک ہے

خلا و عدا - اکثر فعل ماضی کے معنون مین مستعمل ہوتے ہین اس صورت مین

انکا مابعد بنا بر مفعولیت منصوب ہوتا ہے جیسے جاءنی القوم خلا زیداً

و عدا زیداً اور یہ دونون حال ہونے کی وجہ سے محل نصب مین ہیں

جنکے معنی یہ ہوتے ہین کہ قوم میرے پاس اس حالت مین آئی کہ زید سے

خالی تھی یا زید سے متجاوز -

من

من کئے معنون مین مستعمل ہوتا ہے اکثر کسی شئے (جیسے سیر وغیرہ) کی

ابتداء مکانی تبلاتا ہے جیسے سرت من البصرۃ الی الکوفۃ (ت)

(ت) بصرہ سے کوفہ تک کی مین نے سیر کی - اور گاہ ہے ابتدا ر زمانی جیسے

سرت من المساء الی الصباح) (ت) شام سے صبح تک مین نے سیر کی

اور گاہ ہے بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی دوسری شئی کا بیان ہے لیکن بلحاظ

اعراب اسکے مجرور کے ساتھ حال ہو کر محلاً منصوب ہوگا جسکی یہ علامت ہے

کہ جائے مجرور کے مقام پر اگر اسم موصول لایا جاوے تو معنی صحیح رہین جیسے

فاجتنبوا الرجس من الاوثان) (ت) رجس یعنی اوثان سے بچو - اوثان

جو مجرور من ہے رجس کا بیان ہے اور من الاوثان کے مقام پر اگر

الذی ہو الاوثان کہا جائے تو وہی معنی ہونگے جو من الاوثان سے مفہوم

ہو سکتے ہین -

اور من کے مقابل اگر الی بولا جائے جیسے مثال مذکورہ بالا مین تو من

معنی ابتدا ہی کے بتلائیگا -

اور کبھی یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے بعض مراد ہے جسکی یہ علامت ہے
کہ اگر کلمہ بعض اوس کے مقام پر بولا جائے تو یہ بھی وہی معنی دیگا - دجیسے
اخذت من الجواہر (ب) مین نے بعض جواہر لئے -

اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور میرا فعل قسم کا مقسم بہ ہے - دجیسے النار فی الشتاء
خیر من اللہ ورسولہ) (ت) خدا اور رسول کی قسم جاڑون مین آگ بھلی
معلوم ہوتی ہے -

یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی فعل کا سبب ہے دجیسے مما خطیاتہم اغرقوا)
(ت) یہ سبب اپنے گناہون کے غرق کئے گئے ہین اس مثال مین خطیاتہ
جو مجرور من ہے غرق کا سبب ہے -

یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے کسی دوسرے کو نسبت دیگئی ہے
دجیسے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ (ت) ای علی! مجھ سے

جیسے وہ نسبت ہے کہ جو ہارون کو موسیٰ سے تہی اسکی مثال یہ
موسیٰ کا من بتلاتا ہے کہ میری مجرور سے کسی دوسرے کو نسبت دیگئی ہے
یہ بہی بتلاتا ہے کہ میرا مجرور کسی کا بدل ہے جیسے ارضیتم بالحیوۃ الدنیا
من الاخرۃ) (ت) کیا تم حیات دنیا پر راضی ہو بعوض حیات آخرت کے
اور یہ بہی بتلاتا ہے کہ میرے مجرور سے ایک دوسری شئی منتزع ہوتی ہے
جیسے لقیت من زید اسداً (ت) مین ملا ہون شیر جیسے زید سے یعنی
جس سے شیر منتزع ہوتا ہے - اور من زاید بہی ہوتا ہے جیسے ما جاءنی
من رجل و من احد) اور جیسے لقد جاءک من نباء المرسلین) (ت) بیشک پہونچی ہو
تجہ پاس رسولون کی خبر - ان تینون مثالون مین من زاید ہے کیونکہ
بغیر من کے بہی وہی معنی مفہوم ہوتے ہین جو من کے ساتہہ مفہوم ہوتے ہین

فی

بتلاتا ہے کہ مجرور کسی فعل وغیرہ کا ظرف زمان یا مکان ہے (جیسے جلست
فی المسجد و سرت فی اللیل) اور گاہے مجازی ظرفیتہ بھی بتلاتا ہے (جیسے لکم
فی القصاص حیوۃ) (ت) قصاص مین تمہاری حیوۃ ہے قصاص کا ظرف حیوۃ
ہونا مجاز ہے کیونکہ قصاص درحقیقت نہ اوسکا ظرف مکان ہے نہ ظرف زمان
علی کے معنی کا بھی مفید ہوتا ہے (جیسے لاصلبنکم فی جذوع النخل) (ت)
ضرور تمہین نخل کی شاخون پر سولی دونگا۔

اور بتلاتا ہے کہ مجرور ماقبل کی علت ہے (جیسے المرءۃ ادخلت النار
فی ھرۃ) (ت) عورتین بلی کی وجہ سے آگ مین ڈالی جاتی ہین۔

اور مع کے معنی مین بھی آتا ہے (جیسے فخرج علی قومہ فی زینتہ) (ت)
مع آرایش کے قوم پر نکل آیا یہ فی مع کے معنون کا مفید ہے۔

اور غیر فاضل اور مفضول کے درمیان جب آئے تو بتلاتا ہے کہ مجرور پر ایک

دوسری شئی کا قیاس کیا گیا ہے (جیسے فما متاع الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل)

(ت) متاع آخرت کی نظر کرتے متاع دنیا کی بہت کم ہے - پس حیوت آخرت

فاضل ہے اور حیات دنیا مفضول -

اور اسکے معنی یہی بتلاتا ہے (جیسے ردوا ایدیھم فی افواھھم ای الی افواھھم)

(ت) اونکی ہاتون کو اونکے موہنہ کی طرف الٹ دو -

اور عوض دوسرے فی کے بہی آتا ہے (جیسے ضربت فی من رغبت)

ای من رغبت فیہ -

عن

بتلاتا ہے کہ مجرور سے کوئی شئی متجاوز ہے خواہ اس سے جدا ہو یا نہو

(جیسے رمیت السھم عن القوس و اخذت عنہ العلم) (ت) پہینکا مین نے تیر کمان سے

اور لیا میں ہے نے اوس سے علم کو - یہ عن بتلاتا ہے کہ قوس سے تیر جدا ہوا ہی

اور اُس سے علم متجاوز لیکن تیر کی طرح جدا نہیں ہوا -

اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور کسی کی علت ہے (وما نحن بتار کی الھتنا عن

قولک) (ت) ہم تیرے کہنے کی وجہ سے اپنے خداؤں کو چھوڑنے

والے نہیں ہیں یہ عن بتلاتا ہے کہ (قولک) عدم ترک کی علت ہے -

یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور بدل ہے کسی شئے کا (جیسے یوماً لاتجزی نفس عن نفس

شیئا) (ت) اوس دن سے بچو جس میں کوئی کسی کی طرف سے کچھ

بھی عوض و بدل نہوگا - (عن نفس) کا عن عوض بدل کے معنی بتلاتا ہے

من کے معنوں میں بھی آتا ہے (جیسے ہو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ)

(ت) وہ وہ ہے جو بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے (عن عبادہ) کا عن

من کے معنی بتلاتا ہے -

عن اسم ہی ہوتا ہے جو بعد یا جانب کے معنی بتلاتا ہے جسکی یہ علامت ہے
کہ اوسپر من یا علے داخل ہو (جیسے لترکبن طبقاً عن طبق) (ت) البتہ سوار
ہوگے تم بروز قیامت ایک حالت پر دوسری حالت کے بعد اور جیسے
من عن یمینی تارۃ وامامی) (ت) دہنے جانب سے کبھی اور سامنے سے
کبھی اور (جیسے مررت علے عن یمین) (ت) گذرا مین دہنی جانب پران
دونون مثالون مین عن جانب کے معنی بتلاتا ہے اول پر من داخل ہے
اور ثانی پر علے۔

علی

فوقیت کے معنی بتلاتا ہے (جیسے زید علی السطح) (ت) زید سطح پر ہے
اور (جیسے علیہا وعلی الفلک تحملون) (واجد علی النار ہدے) (ت)
اون پر اور کشتیون پر تم سوار کئے جاتے ہو۔ مین آگ پر ہدایت پاونگا۔

ضرر کے معنی بھی بتلاتا ہے جیسے علیہا ما اکتسبت (ت) اون کو کسب کا

وبال اونہین پر ہے۔

اور بتلاتا ہے کہ مجرور مہرا کسی شئی کی علت ہے جیسے ولتکبروا اللہ علی ما

ہدیکم (ت) اللہ کو بڑا جانو اوس ہدایت کی وجہ سے جو اوس نے تمہین

کی ہے۔

عن کے معنی بھی بتلاتا ہے جیسے رضیت علے العلم ای عن العلم

(ت) علم سے خوش ہوا ہون مین۔

ظرفیت کے معنی بھی بتلاتا ہے جیسے دخل المدینۃ علی حین غفلۃ ای

فی حین غفلۃ (ت) غفلت کی حالت مین شہر مین داخل ہوا۔

اور علے محذوف کی عوض علی زائد بھی آتا ہے جیسے لن تجد یوم القیامۃ

علی ما تتکل الا حب اہل البیت ای ما تتکل علیہ (ت) قیامت کے دن

بجز حب اہل بیت کے کوئی اعتماد کی شئی تو نہین پائیگا اس مثال مین (علیٰ ما) کیا

علی علیہ محذوف کے علیٰ کا عوض ہے۔

معؔ کے معنی کا بہی مفید ہوتا ہے (جیسے ویطعمون الطعام علےٰ حبہ) اسی مع

حبہ (ت) اوسکی محبت کے ساتھہ کہانے کہلاتے ہین۔

لکنؔ کے معنی بہی بتلاتا ہے (جیسے جاء زیدٌ علےٰ ان اباہ میت) زید آیا

لیکن اوس کا باپ مرا ہے۔

باؔ کے معنی کا مفید ہوتا ہے (جیسے حقیقٌ علی ان لااقول علےٰ اللّٰہ الا الحق)

(ت) حق یہی ہے کہ خدا کے روبرو بجز حق کے اور کچھہ نہ کہون اس

مثال مین (علےٰ ان لااقول) کا علی بان لا کے معنون مین ہے یعنی

حقیق بان لااقول

منؔ علی پہ من داخل ہو تو فوق کے معنی دیتا ہے (جیسے سقط زیدٌ من علےٰ الجدار)

(ت) زید دیوار پر سے گرا۔

حتیٰ

انتہا کے معنی بتلاتا ہے (جیسے نمت البارحۃ حتی الصباح) (ت) رات کو

صبح تک میں سویا۔

اور اکثر مع کے معنی بھی بتلاتا ہے جیسے قرأت وردی حتی الدعاء (

میں نے اپنا وظیفہ مع دعا کے پڑھا۔

اور کبھی یہ بھی بتلاتا ہے کہ مجرور ما قبل کسی کی علت ہے جیسے اسلمت حتی

ادخل الجنۃ) (ت) دخول جنت کے لئے مسلمان ہوا ہوں۔

اور کبھی استثنا کے لئے بھی آتا ہے جیسے جاء نی القوم حتی زید) (ت)

میرے پاس سوا زید کے قوم آئی۔

الیٰ

اکثر کسی شئی کی انتہا بتلاتا ہے (جیسے سرت من البصرة الی الکوفة) (ت) بصرہ

کوفہ تک کی مین نے سیر کی۔

اور کبھی مع کے معنی بھی بتلاتا ہے (جیسے لاتاکلوا اموالهم الی اموالکم) (ت)

مت کہا او نکے مال کو اپنے مال کے ساتھہ۔ یعنی اون کے مال کو اپنے

مال کا سا مت سمجھو۔

اور نیز لام کے معنی بتلاتا ہے (جیسے الیک الامر) ای لک الامر (ت)

تجھے اختیار ہے۔

اور عند کے معنی کا بھی مفید ہوتا ہے (جیسے رب السجن احب الی)

ای عندی (ت) ای رب میرے قیدخانہ مجھے پسند ہے اور (جیسے

رب الصوم احب الی) (ت) ای رب میرے روزہ مجھے پسند ہے

اوڑ فی کے معنی بتلاتا ہے (جیسے لیجمعنکم الی یوم القیامۃ) ای فی یوم القیامۃ (ت) قیامت مین تمہین ضرور ہی جمع کریگا۔

غیر مشہور حروف جارہ کا بیان

نحویون نے چار حروف جارہ اور بھی بتلائے ہین جو عام بول چال مین نہین آتے۔

پہلا اون مین کی ہے جسکا مجرور ما ہے جو ای کے معنی دیتا ہے اور غرض اور غایت پوچھنے کے لئے کیما باالف اور کبھی کیمہ بہائے ہوز بولا جاتا ہے جیسے کیمہ قلت ای لای قلت (ت) کس غرض کے لئے تو نے کہا۔

اون مین دوسرا بعض نحوی کے پاس کلمہ (لات) جسکا مجرور زمان ہوتا ہے اور مثل لائے نفی کے اپنے مابعد کی نفی کرتا ہے (جیسے لات حین کذا) (ت) نہین وقت ایسا یعنی ایسا وقت نہین ہے۔

تیسرا سیبویہ کے نزدیک لولا ہے جب اوس کے ساتھ ضمیر مجرور متصل ہو جسکے معنی بوجود غیر امتناع شی کے ہوتے ہین (جیسے لولاک لما خلقت الافلاک) (ت) اگر تیری ایجاد مقصود نہوتی تو ہرگز نہ پیدا کرتے ہم آسمانون کو (ولولا انتم لکنا مؤمنین) (ت) اگر تم نہوتے تو ہم مؤمن ہوتے یعنی تمہارا وجود ہمارے مؤمن نہونے کا سبب ہے۔

چوتھا بنی عقیل کے لغت مین لعل ہے (جیسے لعل ابی المغوار منک قریب) (ت) شاید ابی المغوار تجھہ سے قریب ہو

جار و مجرور کا حکم

ہر جار کے لئے ضرور ہے کہ اوسکا کوئی متعلق ہو مثل فعل یا شبہ فعل یا مأول بشبہ فعل یا معنی فعل کی طرف مشیر ہو (جیسے انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم) پہلا جار انعمت سے متعلق ہے اور دوسرا غیر المغضوب سے جو

شبہ فعل ہے۔

اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل شبہ فعل کہلاتے ہیں۔

ماول بہ شبہ فعل کی مثال (ہو الذی فی السماء الٰہ) (ت) وہ وہ ذات ہے جو آسمانوں میں الٰہ ہے فی السماء (الٰہ) سے متعلق ہے جو معبود کے معنوں میں ہے

یعنی ماول بشبہ فعل قول شاعر (اسد علیّ وفی الحرب نعامۃٌ) (ت) شیر ہے مجھ پر اور جنگ میں نعامہ (شتر مرغ) ہے (علی) اسد سے متعلق ہے جو (جری) کے معنی میں ہے اور فی (نعامہ) سے جو جبان (نامرد) کے معنی میں ہے۔

معنی فعل کی طرف مشیر کی مثال (جیسے مالزید فی الدار) ای ما یصنع زید فی الدار لزید کا لام اور فی الدار کا فی (یصنع) سے متعلق ہے جس کی طرف لفظ (ما) مشیر ہے۔

اگر اِن مذکورہ امور سے کلام مین کوئی بہی موجود ہو تو جار کا اوس سے
ربط ضرور دیا جائیگا ورنہ کلام مین کوئی نہ کوئی اون سے مقدر مانا جائیگا۔
(جیسے زید فی الدار) ای ثبت او ثابت فی الدار لیکن چند حروف جارہ
ایسی بھی ہین کہ جنکو متعلق کی ضرورت نہین ہے جیسے رُبَّ لولا - حاشا -
لات - عدا - لعل -

۱

حروف جر کو بعض مواضع مین محذوف کر کے اوس کے مجرور کو منصوب
کردیا جاتا ہے (جیسے واختار موسیٰ قومہ) ای من قومہ (ت) بعض کو
اپنی قوم سے موسیٰ نے چن لیا۔

اور اِنَّ مشدد اور مخفف سے حذف جار قیاساً جائز ہے (جیسے لاریب
ان القیامۃ حقٌّ) ای فی انّ القیامۃ حقٌّ (ت) بیشک قیامت کے ہونے
مین کوئی شک نہین اور (جیسے ایاک ان تحذف) ای لبعد نفسک من

ان تحذف دت) خرگوش کے مار اگر انے سے اپنے نفس کو بچا۔ گا آئے

حذف حرف جر کے بعد مجرور کو بحالت جری باقی رکھتے ہین جیسے بعد

واؤ وبل اور فا کی اضمار رُبّ جسکا بیان پہلے آچکا ہے اور کبھی دوسرے اسم کے ہمسائگی کی وجہ سے

بھی اسم مجرور ہوا کرتا ہے جسے مجرور بجر جوار کہتے ہین د وامسحوا برؤسکم و

ارجلکم) ارجل کا جر محض رؤس کی مجاورت سے پڑھا گیا ہے ورنہ اسکا عطف

ایدیکم پر ہے جس سے ارجل کا منصوب پڑھنا لازم ہے جیسے مفسرین نے لکھا ہے۔

جر جوار نادر مقام پر نادر و قلیل طور پر پڑھا گیا ہے صفت کے مقام پر یا تاکید کے

مقام پر مثال اول د جیسے عذاب یوم محیط و حور عین) مثال ثانی د جیسے غلام

زید نفسہ) حور عین کا جر جو عذاب پر معطوف ہے جوار محیط کی وجہ سے ہی ایک

قرأت مین پڑھا گیا ہے اور نفسہ کا جر جو غلام کی تاکید ہے جوار زید کی

وجہ سے پڑھا گیا ہے۔ **تمت بحث حروف الجارۃ**

دان عوامل کی بحث جنکی دو مختلف عمل ہین منجملہ اونکے وہ حروف عاملہ ہین جنھین حروف
مشبہ بالفعل کہا جاتا ہے اس خیال سے کہ عمل و معنی مین فعل سے مشابہت رکھتے ہین
مثل - اِنَّ - اَنَّ - لَیتَ - لَعَلَّ - لٰکِنَّ - کَاَنَّ - مَا - لَا - کیونکہ عمل انکا مثل
فعل رفع و نصب ہے اور معنی تحقیق و ترجّی و تمنیت ولیس کے بتلاتے ہین
لکن اَنَّ مشددہ مفتوحہ و مکسورہ مین اتنا فرق ہے مفتوحہ جملہ کو مفرد کی معنی مین
کردیتا ہے بخلاف مکسورہ کے - گو تحقیق کے معنی مین دونون مساوی ہین
جیسے بلغنی اَنَّ زیدا قائم (ت) مجھے قیام زید کی خبر پہونچی - یہہ
اَنَّ مفتوحہ بتلاتا ہے کہ جملہ زیدٌ قائمٌ قیام زید کے معنون مین ہے (جو مفرد ہی)
یہان پر مقابل جملہ ہے -

اِنَّ مشددہ دس مقام پر مکسور رہوا کرتا ہے -

صلۂ موصول مین (جیسے جاء الذی اِنَّ اباہ قائم) (ت) میرے پاس وہ آیا

جسکا باپ قائم ہے۔

واؤ حالیہ کے بعد (جیسے جاء وانّ امراۃً قائمۃٌ) (ت) اوس حال مین وہ آیا

کہ ایک عورت کھڑی تہی۔

ندا کے بعد (جیسے یا بُنیّ انّ اللہ اصطفی لکم الدین) (ت) اے میرے پیارے

لڑکو! اللہ نے تمہارا دین برگزیدہ کیا ہے۔

حرف افتتاح کے بعد (جیسے الا انّ اولیاء اللہ لاخوفٌ علیہم) (ت)

جان لینا چاہیئے کہ بیشک اولیا اللہ کو کوئی خوف نہین ہے۔

سوال کی تصدیق مین جیسے تجہ سے کوئی کہے (أ زیدٌ قائمٌ) تو تو یون کہہ

(انّ زیداً قائمٌ) (ت) بیشک زید قائم ہے۔

جواب قسم مین (جیسے واللہ انّ زیداً عالمٌ) (ت) خدا کی قسم زید ضرور عالم ہے

حتی کے بعد جو حتی عاطفہ و جارہ کے سوا ہے جسے حتی ابتدائیہ کہتے ہین

(جیسے مرض فلان حتیٰ انہم لا یرجُونَہٗ) (ت) وہ شخص مریض ہے یہان تک
کہ وہ اس کے جینے کی امید نہین رکھتے۔

ابتدا کلام مین (جیسے اِنَّ اللہ غفور رحیم) (ت) بیشک اللہ مغفرت اور
رحم کرنیوالا ہے۔

قول کے بعد جو ظن و تکلم کے معنون مین نہو یعنی حکایت کے معنی تبلاے
(جیسے قال زید اِنَّ عمراً قائمٌ) (ت) زید نے بیان کیا کہ عمرو قائم ہے
جہان پر اِنَّ مع اپنے مابعد کے خبر مبتدا ہو (جیسے زید اِنَّ اباہ قائم)
(ت) زید بیشک اوسکا باپ قائم ہے۔

اِن دس مقام کی سوا اِنَّ مشدد مفتوح پڑہا جاتا ہے۔

اِنَّ مشددہ کے عمل کا بیان

اِنَّ مشددہ جملہ پر داخل ہوتا ہے کہ جسکا ایک جزو اِنَّ مشدد کی وجہ سے

منصوب اور دوسرا جز و مرفوع ہوتا ہے جیسے اِنَّ زیداً قائم) زید منصوب ہے

اور قائم مرفوع ۔ منصوب کو اسم اِنَّ اور مرفوع کو خبر اِنَّ کہینگے ۔

اِنَّ مکسورہ کے دونون اسم و خبر منصوب اور گاہے دونون مرفوع بھی ہوتے ہین

(جیسے اِنَّ ہذان لساحران) اس صورت مین اِنّ مخفف ہوتا ہے بمثل

(جیسے اِن زید لمنطلق) (ت) تحقیق کہ زید چلنے والا ہے ۔

چند مقام پر اِنَّ مشدد کے الف کا فتح ضروری سمجھا گیا ہے ایک بعد مضاف کے

(جیسے اعجبنی اشتہاذ اَنَّکَ قائم) (ت) تعجب مین ڈالتی ہے مجھے تیرے

قیام کی گواہی ۔

دوسرا جہان پر اَنَّ کا مابعد فاعل ہو (جیسے بلغنی اَنَّکَ نائم) (ت) مجھے

تیرے سونے کی خبر پہونچی ۔

تیسرا جہان پر اَنَّ کا مابعد مفعول ہو (جیسے کرہت اَنَّکَ قائم) (ت)

تیرے قیام کو مکروہ جانتا ہون۔

چوتھا مبتدا پر (جیسے یظنون انہم ملاقوا ربہم) (ت) وہ گمان کرتے ہین کہ اپنے

رب سے بیشک ملینگے

اِنَّ مکسورہ کبھی نَعَم کے معنی مین آتا ہے لکن اسوقت عامل نہین ہوتا ہے

(جیسے اِنّ ہذان لساحران) (ت) ہان بیشک یہ دونون ساحر ہین

بنی تمیم و بنی قیس انَّ مفتوحہ کے ہمزہ کو عین سے بدلکر عَنَّ پڑھتے ہین (جیسے

اشہد انَّ محمداً) کے مقام پر عَنَّ محمداً پڑھتے ہین۔

کانَّ مشدّدہ

اپنے اسم کی اپنی خبر سے تشبیہ تبلاتا ہے (جیسے کانّ زیداً اسدٌ)

(ت) گویا زید شیر ہے یعنی زید جراءت مین شیر کے مشابہ ہے۔

اور کبھی خبر مین شک ہی تبلاتا ہے خواہ خبر مشتق ہو یا جامد (جیسے کانّک قائم)

(ت) شاید تو قائم ہو۔

بعض کا خیال ہے کہ خبر کانّ جامد ہو تو مفید تشبیہ ہے اگر مشتق ہو تو مفید شک

لیکن حق بات پہلی ہی ہے۔

لکنّ

لکنّ اُس وہم کو دفع کرتا ہے جو کلام سابق سے پیدا ہو جیسے ما زیدٌ شجاعًا

لکنہ کریمٌ (ت) زید شجیع نہیں لیکن کریم ہے چونکہ کرم ہی شجیع کا کام ہے

اسلئے نفی شجاعت سے یہ وہم ہوا کہ شاید کریم ہی نہو۔ پس متکلم نے

یوں دفع کیا کہ کریم ہے یعنی شجاعت کی نفی سے کرم کی نفی لازم نہیں آتی

کیونکہ شجیع کو کرم لازم ہے مگر کریم کو شجاعت لازم نہیں ہے۔

لیت

بتاتا ہے کہ میرے مابعد کی باشتیاق آرزو کیجاتی ہے خواہ ممکن ہو یا نا ممکن

(لیت السلطان یکرمنی) (ت) کاش سلطان مجھپر کرم کرتا (لیت الشباب یعود)
(ت) کاش جوانی پھر آتی یا (لیت ایام الصبا راجعة) (ت) کاش بچپن کا زمانہ عود کرتا

لیت کبھی اپنے اسم وخبر دونوں کو نصب دیتا ہے (جیسے پہلا اوپر کی مثالین

لَعَلَّ

کسی ممکن امر کی توقع کا مفید ہوتا ہے خواہ مخوف ہو یا مرغوب (جیسے لعل الساعة
قریب و لعل الحبیب یجالسنی) (ت) کاش قیامت قریب ہے۔ کاش
دوست میرے پاس بیٹھتا۔

لعَلّ مین پانچ لغت ہین سکون لام اخیر (جیسے لعَلْ) تشدید لام ثانی
بحذف لام اول (جیسے عَلَّ)

ابدال لام ثانی بنون ساکنہ مع حذف لام اول (جیسے عَنْ)

تبدیل لام ثانی بنون مشدد (جیسے لَعَنَّ)

تشدید عین بالف وتبدیل لام ثانی بنون مشدد (جیسے لأنّ)۔

ان حروف مشبہ بالفعل کے اخیر مین جب لفظ ما لاحق ہو (جیسے انّما۔ کانّما۔

لکنّما۔ لعلّما۔ لیتما۔ تو ان حروف کا اپنے عمل سے باز رہنا ہی جائز ہے پس

اِس صورت مین ان کے اسم وخبر کو بنا بر مبتدا و خبر ہونیکے مرفوع پڑہنا ہی

جائز ہے (جیسے کانّما زیدٌ اسدٌ)

ما و لا

یہ دونوں معنی وعمل کے لحاظ سے لیس کے مشابہ ہین جو برعکس حروف مذکورۂ بالا

کے اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہین (جیسے ما زیدٌ قائماً ولا زیدٌ

قائماً) لکن سوا اہل حجاز کے کوفیین خبر کو ہی مرفوع پڑہتے ہین مگر حجازیین کے

لغت پر قرآن ناطق ہے (جیسے ما ہٰذا بشراً) (ہتد) یہ بشر نہین ہے۔

اسم ما پر اگر جزاوسکے مقدم ہو تو اوسکا نصب ناممکن ہوگا جیسے کہ اسکی خبر پر

اِلّا داخل ہو یا بعد ما کے اِن مخففہ زاید ہو (جیسے ما قائم زید و ما محمدؐ الا رسول و ما اِن زید قائم)

لا اسم نکرہ ہی کا عامل ہوتا ہے لیکن وہ بھی شاذ و نادر (جیسے لا ریب فیہ) بخلاف ما کے کہ وہ اسم نکرہ و معرفہ دونوں مین عمل کرتا ہے (جیسے ما رجل بجاہل و ما زیدٌ بنائم)

اون حروف کا بیان جو حروف ناصب فعل ہین

یہہ حروف چار ہین - اَن - لَن - کَی - اِذَن - اِن چارون کا عمل حرف فعل مضارع کا نصب ہے (جیسے ان یفعل و لن یفعل و کی یفعل و اذن یفعل - پس انکا معمول فعل مضارع اور عمل انکا محض نصب ہی -

اَن

چونکہ اَن مضارع کو معنی مصدر مین کر دیتا ہے لہذا اسے اَن مصدریہ

کہا جاتا ہے (جیسے اَن تصبر وا خیر لکم) (ت) تمہارا صبر کرنا تمہارے واسطے اچھا ہے۔

لفظ مین حذف اَن مع رفع مضارع کے بھی درست ہے (جیسے تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ) (ت) سن لینا تیرا معیدی کو اس سے بہتر ہے کہ تو اوسے دیکھے (جیسے نام رستم بہ از رستم)۔

نیز سات چیزون کے بعد اَن کی تقدیر جائز ہے۔

(۱) حتی کے بعد بشرطیکہ حتی معنی غایت یعنی انتہا یا سببیت کا مفید ہو (جیسے اسیر حتی تطلع الشمس) ای ان تطلع (ت) سیر کرونگا طلوع شمس تک و (اسلمت حتی ادخل الجنۃ) (ت) اسلام لایا مین دخول جنت کے لئے

دوسرا لام کے بعد بشرطیکہ وہ سببیہ ہو (جیسے قام زید لیذہب) ای لان یذہب (ت) اٹھا زید جانے کے لئے۔

تیسرا لام جحد کے بعد جو کان منفی کی خبر ہو خواہ وہ کان لفظاً ہو یا معناً جیسے (ماکان لیعذبہم) ای لان یعذبہم (ت) وہ عذاب نہین دیگا (لم یکن لیفعل) ای لان یفعل (ت) نہین فعل کریگا وہ۔

چوتہا لام زائدہ کے بعد جو امر کے بعد آئے (جیسے انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس) ای لان یذہب عنکم الرجس (ت) اللہ ضرور چاہتا ہے کہ تم سے رجس یعنی گندگی دور کرلے۔

پانچوان فاء سببیہ کے بعد جو امر یا نہی کے بعد آئے (جیسے زرنی فاکرمک) ای فان اکرمک (ت) مجہہ سے مل تجہپر کرم کرونگا و (لاتشتمنی فاضربک) ای فان اضربک (ت) مجہے گالی مت دے سب تجہے مارونگا۔

نفی یا استفہام یا تحضیض یا تمنی یا عرض کے بعد واقع ہو (جیسے ماتاتینا

نحمد ثنا) رت) تو نہین آتا کہ ہم سے باتین کرے و داین بیک فارورکٹ (
دت) تیرا گھر کہان ہے بتا کہ مین آؤن ورلولا اخرتنی الی اجل قریب
فاصدق) دت) کاش مجھے تو مہلت دیتا تھوڑی مدت تک کہ مین
تصدیق کرلیتا و دلیت لی مالاً فانفقہ) دت) کاش میرے پاس مال
ہوتا کہ مین صرف کرتا (الا تنزل بنا فتصیب خیرا) دت) توکیون ہمارے
یہان نہین اُترتا کہ تیرا بھلا ہوتا۔

استفہام کے معنی ہین نامعلوم و نافہمیدہ بات کسی سے پوچھنا۔
تحضیض۔ کسی کو کسی امر پر ورغلانا اور آمادہ کرنا۔
تمنی ۔ باظہار محبت مطالبہ کرنا۔

غرض ۔ باظہار عجز مطالبہ کرنا ۔ اِن سب کی مثالین اوپر آچکی ہین
چھٹا ۔ واد جمع کے بعد ۔ لیکن اس شرط سے کہ وہ بعد اون ساقط

چیزون کے واقع ہو کہ جنکے بعد فا کا وقوع شرط ہے یعنی امر۔ و
نہی۔ ونفی۔ واستفہام۔ وتحضیض۔ وتمنی۔ و عرض (جیسے کہ لا تاکل السمک
تشرب اللبن) (مت کہا مچھلی دودھ پینے کے ساتھ (یعنی دودھ
مچھلی مت جمع کر) اس مثال مین تشرب جو بعد واو عاطفہ جمع کے واقع ہے
منصوب بتقدیر اَن ہے۔

ساتوان اوس عاطف کے بعد جسکا معطوف علیہ اسم ہو (جیسے اعجبنی
ضرب زید وتشتم۔ اعجبنی ضرب زید فتشتم۔ اعجبنی ضرب ثم تشتم۔ اعجبنی ضرب
زید او تشتم) ان مثالون مین تشتم جو گالی دینے کے معنی مین ہے
بتقدیر اَن منصوب ہے جو اوس عاطف کے بعد ہے جسکا معطوف علیہ
(ضرب زید) یعنی اسم ہے۔

اور (واو) جو الّا یا الی کے معنون مین ہو اوسکے بعد بھی کبھی اَن

مقدر ہوا کرتا ہی (جیسے لالزمنک او تعطینی حقی) ای الی ان والاان تعطینی حقی (ت) ضرور تیرا پیچھا لئے رہونگا یہان تک کہ تو میرا حق مجھے دیدیوے یا مگر تو میرا حق دیدیوے ۔

لن

لن مضارع کی تاکید اور معنی مستقبل کا مفید ہوتا ہے (جیسے لن یضرب)

کے

کی آسکے اول اگر لام متصل ہو تو آن کے معنی کا مفید ہو گا (جیسے لکے لایعلم) (ت) تاکہ وہ نہ جانے ۔

اگر اوسکے اول لام متصل نہو تو کی معنی تعلیل کا مفید اور جارہ ہوگا اور اسکا مابعد بتقدیر ان منصوب (جیسے اسلمت کے ادخل الجنۃ) اور نیز کئی کے آخر الحاق ماکافہ (جو عامل کو عمل سے مانع ہوتا ہے) بہی

جائز سمجھا گیا ہے (جیسے اسلمت کیما ادخل الجنۃ)

اِذَنْ

فعل مستقبل کو نصب دیتا ہے اور بتلاتا ہے کہ منصوب میر اکسی کا جواب
وجزا ہے جیسے تجھ سے کوئی یون کہے (انا آتیک غداً) (ت) مین
تیرے پاس کل آونگا تو تو یون اوسے جواب دے (اذن اکرمک)
(ت) اوسوقت تجہپر اکرام کرونگا پس اذن اکرمک) کا اذن بتلاتا ہے
کہ اکرمک کسی سوال کا جواب ہے۔
اذن کے نصب دینے کی دو شرطین ہین ایک یہ کہ اسکے ما بعد کا ماقبل پر
اعتماد نہو اعتماد کی تین صورتین ہین۔
ایک یہہ کہ اسکا مابعد اسکے ماقبل کی خبر ہو (جیسے انا اذن اکرمک) کیونکہ
اکرمک انا مقدم کی خبر ہے۔

اور دوسرے یہ کہ مابعد اسکا شرط مقدم کی جزا ہو (جیسے ان جئتنی اذن اکرمک) کیونکہ اکرمک جزا ہے ان جئتنی شرط مقدم کی (ت) اگر تو میرے پاس آیگا تو مین تجھپر کرم کرونگا۔

تیسرے یہ کہ اسکا مابعد قسم مقدم کا جواب ہو (جیسے واللہ اذن اکرمک) (ت) خدا کی قسم اب مین تجھپر احسان کرونگا اکرمک جواب ہے واللہ کا جو اِذن پر مقدم ہے۔ ماقبل پر اعتماد رکھنے کے یہ معنی ہین کہ مابعد اذن کا ماقبل کی خبر یا جزا یا جواب ہو۔

اور دوسری شرط یہ ہے کہ اذن اور فعل کے درمیان کوئی فاصل نہو جیسے تجھسے کوئی یون کہے (آتیک) تو تو یون جواب دے (اذن اطال اللہ عمرک اکرمک) کیونکہ ان سب صورتون مین اذن ضعیف العمل ہونے کی وجہ سے اپنا عمل نہین کرسکتا پس ان صورتون

مضارع مرفوع ہی رہیگا ۔

حروف جازم کا بیان

حروف جازم پانچ ہین ۔ اِنْ ۔ لَمْ ۔ لَمَّا ۔ لَامِ امر ۔ لَامِ نہی جو فعل کو جزم دیتے ہین ۔

اِنْ

ان مضارع منفی بلا پر داخل ہو تو نون لام مین مدغم ہو جاتا ہی جس سے اوسکی صورت (اِلَّا) استثنائیہ سے مشتبہ ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے ناواقف کو دونون مین تمیز دشوار ہوتی ہے (جیسے الا تنصروه فقد نصره الله) (ت) اگر تم مدد نہ کروگے اوسکی تو الله بیشک اوسکی مدد کریگا ۔ (الا تغفرلی وترحمنی اکن من الخاسرین) (ت) اگر تو میری مغفرت اور مجھپر رحم نہین کریگا تو مین خاسرین سے ہونگا ان دونون مثالون مین الا در اصل اِنْ لا ہے لکن نون لام مین مدغم ہے

ان مفید شرط ہوتا ہے یعنی ایک شئی کا دوسری شئی سے تعلق بتلاتا ہے
جیسے ان جئتنی فاکرمک یعنی تجھپر میرا اکرام تیرے آنے سے تعلق رکھتا ہے
اور نیز فعل مضارع کو غالبًا جزم دیتا ہے اور گاہے عمل نہین بھی کرتا
(جیسے فاعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن ترفانہ یراک) (ت)
خدا کی اسطرح عبادت کر گویا تو اوسکو دیکھ رہا ہے اگر یہ خیال نکرے
تو تو یہ خیال کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے ان لم تکن کا ان عمل نہین کرتا
اِن کے ذیل مین دو جملون کا ہونا ضروری ہے جن مین سے ایک فعل شرط
اور دوسرا جزاء شرط ہو یعنی ایک کا وجود و عدم دوسرے کے وجود
و عدم کی شرط ہو۔

اور (ان) وقوع شرط مین شک بتلاتا ہے جیسے ان تذہب اذہب
(ب) اگر تو جائیگا تو مین بھی جاؤنگا۔ اگر فعل شرط و جزا دونون فعل
مضارع ہون تو دونون کو جزم دیگا اگر صرف پہلا فعل مضارع ہو تو بھی

جزماً جزم ہی دیگا اگر صرف ثانی مضارع ہو تو رفع وجزم دونون درست ہونگے د جیسے ان تذہب ذہبت ان ذہبت اذہب ہمثال اول مین تذہب کا جزم لازم ہے اور مثال ثانی مین اذہب کا رفع وجزم دونون صحیح ہین اگر جزاء شرط ماضی متصرف بغیر قد کے ہو تو جزا کا مدخول فاء ہونا لازم ہے د جیسے ان جئتنی فغنی ما اکرمک ان اکرمت زیدا فلیس زید یکرمک ان یسرق فقد سرق اخ لہ من قبل (ت) اگر اوسنے چوری کی ہے تو اوسکے بھائی نے ہی بیشک پہلے چوری کی ہے و ان کان قمیصہ قد من قبل فصدقت (ت) اگر اوسکا قمیص سامنے سے پھٹا ہے تو وہ سچی ہے ۔

جزاء ان اگر مضارع مثبت بے سین وسوف ہو یا منفی بلا تو جزاء پر فا کا لانا اور نہ لانا دونون جائز ہین د جیسے ان تذہب اذہب ان ضربتنی فلا اضربک ولا اضربک ۔

اور علاوہ ان دونون کے فاء جزائیہ کا لانا لازم ہے جیسے
ان اکرمتنی فسوف اکرمک وفساکرمک وان یضرب فلن یضربک
علی ہذا القیاس اگر جزائے شرط امر یا نہی یا استفہام یا تمنی یا عرض
یا جملۂ اسمیہ یا قسم ہو تو جزا پر فار کا لانا لازم ہوگا جیسے ان جاءک فاضربہ
او فلا تضربہ - ان جاءنی فاضربہ ان ادرکت حبیبا فلیت الشباب یعود
(ت) اگر دوست ملے تو شاید جوانی عود کرے (ان شئت خیرا
تنزل بنا تصیب خیرا) (ت) اگر بھلائی چاہتا ہے تو تو ہمارے
پاس آ کر تا کہ تیرا بھلا ہو -

ان شرطیہ کبھی فعل کے ساتھہ (سوا نفی کے) سات چیزون کے
جواب مین جنکا ذکر اوپر آچکا ہے بغیر فاء جزائیہ کے مقدر ہوا
کرتا ہے جیسے زرنی اکرمک (ای ان تزرنی اکرمک --
لا تنذر اکرمک) ای ان لا تنذرنی اکرمک دلیت لی مالا انفقنہ

ای ان یکان لی مال انفقتہ۔

عرض۔ (الا تنزل بنا تصب خیرا) ای الا ان تنزل بنا تصیب خیرا

تخصیص۔ (لولا اخرتنی الے اجل قریب) ای لولا ان اخرتنی۔

قسم (واللہ تذہب اذہب) ای ان تذہب اذہب۔ ان مثالون کا پہلے ترجمہ آچکا ہے۔

لم ولما

مضارع کو جزم دیتے ہین اور نیز مضارع کو ماضی منفی کے معنی مین کردیتے ہین۔ لکن لما نفی دوامی کا مفید ہوتا ہے اور فعل منفی کے رجا کا مفید۔

اور گاہے فعل منفی اسکا محذوف ہی ہوتا ہے بخلاف لم کے رجا کی مثال (قام الامیر ولما یرکب) (ت) اٹھہ کھڑا ہوا امیر حالانکہ ابھی سوار ہی نہین ہوا لیکن آئندہ اسکے سواری کی امید کیجاتی ہے

حذف کی مثال (ندم زید ولما ای ولما ینفعہ) (ت نادم ہوا زید

حالانکہ ندامت سے اوسی کبھی نفع نہوا۔

اور لما سے لم اس امر مین مستثنی ہے کہ اسپر ادوات شرط داخل

ہوتے ہین لہذا ان لم تضرب ما اضرب کہینگے اور ان لما تضرب

ما اضرب نہین کہینگے اور لم جب لا کے معنون کا مفید ہو تو مضارع

کو جزم نہین دیتا (جیسے یوم الصلیف لم یوفون بالجار) (ت صلیف

کے روز او نہون نے اپنے ہمسایہ سے وفا نہین کی یہ لم لا

کے معنون مین ہے لہذا اُسنے عمل جزم جو اسقاط نون ہے

نہین کیا۔

لام امر و لای نھی

لام امر مکسور ہی ہوتا ہے لیکن سلیم نحوی اسکے فتح کو بھی جائز رکھتا ہے

اس صورت مین لام امر و لام ابتدائیہ مین جزم کے لحاظ سے

فرق ہوگا نہ اپنی ذاتی حرکت سے ۔

اور بعد (واو) اور (فاء) اور (ثم) کے ساکن ہی ہوتا ہے
(جیسے ثم لیقضوا لیوفوا نذورہم) (فلیضحکوا قلیلا) (ت) پھر وہ
قضا کریں اور وہ نذریں وفا کریں ۔ پس وہ کم ہنسیں ۔

علاوہ امر حاضر معروف کے اول میں ہی لایا جاتا ہے اور گاہے
مقدر ہو کر فعل کو مجزوم کرتا ہے (جیسے لکن یکن للخیر منک نصیب)
(ت) لکن تجھے ہی البتہ خیر سے کوئی حصہ ہوگا اس مثال میں
یکن در اصل لیکن ہے ۔

لای نہی

لای نہی اور اس کے فعل کے درمیان گاہے فاصلہ ہی ہوتا ہے
(جیسے لا زید یضرب) (ت) نہ مارے زید ۔
نحوئیں کا بیان ہے کہ متکلم کے صیغوں پر بہ نسبت امر کے لای نہی

کم آتا ہے۔

ان حروف کا عمل صرف جزم ہے اور معمول صرف فعل اور اونکو حروف

جزم کہتے ہین۔

حروف ناصب اسم سات ہین

واوٗ۔ یاؔ۔ ہمزہ۔ الاؔ۔ ایاؔ۔ اَیؔ۔ ہیاؔ۔ ان حروف کا عمل صرف نصب ہے

اور معمول اسم۔

واوٗ

بنا بر قول شیخ عبد القاہر یہہ وہ واوٗ ہے جو مع کے معنی کا مفید ہوتا ہے

جسکے منصوب کو مفعول معہ کہتے ہین۔ جیسے استوی الماء والخشبۃ

(ت) پانی لکڑی کے برابر ہے۔

الا

الا سےبتلا ہے کہ مابعد میرا کسی دوسری شئی کے حکم سے مستثنی ہے

اوس دوسری شئی کو مستثنی منہ کہتے ہین ۔

مستثنی مین عمل الا کی یہ شرط ہے کہ کلام مین ایک ایسا اسم مذکور یا

مقدر ہو جس سے اسم منصوب کا استثنا صحیح ہو مگر یہ لازم نہین

مستثنی منہ الا سے پہلے ہی ہو بلکہ عام ہے اس سے کہ ماقبل ہو یا مابعد

(جیسے جاءنی القوم الّا زیدا جاءنی الّا زیدا القوم) ۔

حکم مستثنی کا بیان

مستثنی منہ کے حکم ایجابی سے اگر استثنا ہو تو مستثنی مین استثنا

حکم نفی کا مفید ہوگا اور حکم نفی سے اگر استثنا ہو تو حکم موجب کا مفید

اور مستثنی اگر مستثنی منہ مین استثنا سے پہلے داخل ہو تو اوسے

مستثنی متصل کہتے ہین اگر پہلے سے داخل نہو تو اوسے مستثنی

منقطع (جیسے جاء فی القوم الا زیدا) زید حکم قوم مین لفظ الا کے ذکر سے پیشتر داخل ہے (جاءنی القوم الا حمارا) حمار الا کے ذکر سے پہلی داخل نہین ہے۔

وہ کلام کہ جسمین مستثنی منہ مذکور ہو یا نہو خواہ وہ موجب ہو یعنی نفی و استفہام و نہی نہو یا غیر موجب یعنی ان تین چیزون مین سے کسی ایک پر مشتمل ہو تو مستثنی منصوب ہی ہو سکتا ہی (جاء فی القوم الا زیدا) (ت) سب قوم آئی مگر زید نہ آیا (ماجاء فی القوم الا زیداً) (ت) میرے پاس قوم سے کوئی نہین آیا مگر زید آیا (اجاء القوم الا زیدا) (ت) کیا قوم بجز زید کے آگئی (لاتشتم القوم الا زیدا) (ت) قوم کو گالی مت دے۔ مگر زید کو گالی دے۔

اگر مستثنی منہ محذوف ہو خواہ کلام موجب ہو یا غیر موجب تو مستثنی منہ کے

اعراب سے مستثنیٰ معرب ہوگا یعنی وہ موقع رفع یا نصب یا جر میں ہو تو مستثنیٰ بھی مرفوع یا منصوب یا مجرور ہوگا اس قسم کے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں جیسے قسم اول کو غیر مفرغ۔

مستثنیٰ مفرغ کی مثالیں۔ ماجاءنی الا زید (ت) سوا زید کے کوئی نہیں آیا۔ ما رایت الا زیدا (ت) زید کے سوا کسی کو میں نے نہیں دیکھا۔ ما مررت الا بزید (ت) میں زید کے سوا کسی اور کے ساتھ نہیں گیا قرأت الا یوم کذا

چونکہ استثناء یا الا اثبات سے نفی اور نفی سے اثبات کا مفید ہوتا ہے لہذا علیّ عشرۃ سے علی التوالی واحد تک استثنا کرنے سے پانچ عدد حاصل ہوتے ہیں (جیسے علی عشرۃ الا تسعۃ الا ثمانیۃ الا سبعۃ الا ستۃ الا خمسۃ الا اربعۃ الا ثلثۃ الا اثنین الا واحدا (ت) میرے ذمہ ۱۰ میں

مگر نو نہین ہین لکن آٹھہ ہین مگر سات نہین ہین لکن چھہ ہین مگر پانچ نہین ہین
لکن چار ہین مگر دو نہین ہین لکن ایک ہے جسکا حاصل پانچ عدد ہوئے

حروف ندا کا بیان اور وہ پانچ ہین

حروف ندا وہ ہین جو دوسرے کو بلانے کے لئے موضوع ہین
اور جسکو پکارا جاتا ہے وہ منادی کہلاتا ہے ۔
یہہ حروف منادی کو نصب دیتے ہین بشرطیکہ وہ مضاف ہو یا مضاف کے
مشابہ یا نکرہ غیر معینہ ۔
مضاف وہ اسم ہے جسکی دوسری کیطرف تبقدیر حرف جر نسبت ہو
خواہ وہ حرف جرفی ہو یا لام یا من
مشبہ بالمضاف وہ اسم ہے جو تکمیل معنے مین غیر کا محتاج ہو
(جیسے طالعاً جبلًا)

امثلہ منادی جیسے یا غلام زید و یا طالعاً جبلاً و یا رجلاً - ان مثالوںمین

(یا) حرف ندا اور غلام زید طالعاً جبلاً - اور رجلاً منادی ہین -

ہمزہ قریب کے لئے بولا جاتا ہے اور ایا مثل آیا و ہیا بعید

کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور ای متوسط اور قریب و بعید

سب کے لئے بولا جاتا ہے ای کے ہمزہ کا بالمد پڑہنا بہی جائز ہے -

آ - بالمد بہی حروف ندا مین شمار کیا گیا ہے جو دور سے پکارنے

کے لئے استعمال کیا جاتا ہے -

شیخ عبد القاہر کے نزدیک یہی حروف اسم ہین عمل نصب کرتے ہین

اور سوا شیخ کے اوروں کے نزدیک وہ فعل ہی ہے جسکے

قائم مقام حروف ندا لائے جاتے ہین مثلاً یا زید ادعو زید آ

کے قائم مقام ہے -

اور مستثنی مین ناصب بتوسط الّا فعل ہے مثلاً جاءنی القوم الا زیداً

مین ناصب بتوسط الّا فعلِ جاءنی ہے لکن قول شیخ ظاہر ہے

اور یہہ تکلف ۔

اسماء جازم فعل ۹ ہین

مَن ۔ مَا ۔ مَہمَا ۔ اَیّ ۔ حَیثُمَا ۔ اِذمَا ۔ مَتیٰ ۔ اَینَمَا ۔ انّیٰ ۔ یہہ ہو ال لفظی

جو ان شرطیہ کی طرح معنی شرط کے مفید ہوتے ہین جنکے لئے

شرط و جزا کا ہونا لازم ہے ۔

ان اسماء سے مَن و مَا ۔ و اَیّ معنی شرطیت ہی کے مفید

ہوتے ہین ۔

اَیّ ۔ و مَن ۔ ذوی العقول کے لئے اور ما ذوی العقول و غیر

ذوی العقول دونون کے لئے مستعمل ہوتا ہے ۔

حیثما - اینما - انّی - ظرف مکان ہین - اور جہا - متٰی - اذ ما - متیٰ ظرف زمان یعنی وہ تینون بتلاتے ہین کہ ہمارا مدلول کسی فعل کا ظرف مکان ہے اور یہ تینون بتلاتے ہین کہ ظرف زمان ہے مثلاً (من یضربنی اضربہ) (ت) جو مجھے ماریگا مین اوسے مارونگا (ایہم یضربنی اضربہ) (ت) جو اونمین کا مجھے ماریگا مین اوسے مارونگا (ما تفعل افعل) (ت) جو تو کریگا مین بہی کرونگا (حیثما تذہب اذہب) (ت) جہان تو جائیگا مین بہی وہان جاونگا (اینما تجلس اجلس) (ت) جہان پر تو بیٹھیگا مین بہی بیٹھونگا (انی تقعد اقعد) (ت) جہان تو بیٹھیگا مین بیٹھونگا (مہما تسافر اسافر) (ت) جب تو سفر کریگا مین بہی سفر کرونگا (اذ ما تاکل اکل) (ت) جب تو کہائیگا مین بہی کہاونگا (متی تجئ اجی) (ت) جب تو آئیگا مین بہی آونگا

ان اسما کا عمل جزم ہے اور معمول فعل مضارع اور معنی شرطیت مع ظرفیت کے یا مع استفہام کے مفید ہوتے ہین (جیسے من و ما و انّٰی۔

اون اسماء نکرہ کا بیان جو دوسرے اسم کو بنا بر تمیز نصب دیتی ہین

ناصب اسم نکرہ چار اسم ہین اور وہ نکرہ منصوب ان چار کی تمیز ہوتا ہے۔

تمیز وہ اسم ہے۔ جو دوسرے اسم کے ابہام کو رفع کرے (جیسے اشتریت رطلا زیتا) (ت) ایک رطل زیتون مین نے خرید کیا۔ (بعت کیلاً برّاً) (ت) ایک پیمانہ گیہون مین نے فروخت کیا ان مثالون مین زیتاً و برّاً دونون رطل و کیل سے ابہام جنسی کو رفع کرتے ہین پس ان چار اسم ناصب کو مبہم ممیز بالفتح کہین گے اور اسم منکر منصوب کو اونکی تمیز۔

نحویان چار سے کے پہلا اسم عدد سے ہے یعنی احد عشر سے تسع و تسعین تک جیسے
احد عشر رجلاً - اثنا عشر رجلاً - ثلاثۃ عشر رجلاً اربعۃ عشر رجلاً - خمسۃ عشر
رجلاً - ستۃ عشر رجلاً - سبعۃ عشر رجلاً ثمانیۃ عشر رجلاً تسعۃ عشر رجلاً عشرون
رجلاً احد و عشرون رجلاً اثنان و عشرون رجلاً ثلاثۃ و عشرون رجلاً علی ہذا القیاس ثلاثون اربعون خمسون
ستون - سبعون ثمانون - تسعون تک - پس جب ان کے ساتھہ
احد سے لیکر تسع تک کو بذکر واو عطف ترکیب دیجائے تو یہ سب
اپنے مابعد کے اسم نکرہ کو بنا بر تمیز نصب دینگے لیکن احاد کی عشر کے ساتھہ
ترکیب بتقدیر واو ہوگی اور عشرون سے تسعون تک کی ترکیب احاد کی ساتھہ
بذکر واو اور عشرون سے لیکر تسعون تک کو عقود کہتے ہین -
اور نیز باستثناء اثنا عشر کے احد عشر سے لیکر تسعۃ عشر تک دونون
جزو مرکب کے مبنی بر فتح ہونگے اور اثنا عشر کا پہلا جز معرب اور دوسرا

مبنی بر فتح - اور مذکر کے لیے اثنا عشر تک دونوں جزو بلا دیتا ء ہوں گے
اور تسعۃ عشر تک پہلا جزو دیتا ء اور مونث کے لئے اثنا عشر تک
دونوں جزو مونث اور ثلاث عشرۃ سے لیکر تسع عشرۃ تک جزو ثانی
دیتا ء تانیث ء مثلاً اثنا عشرۃ امراۃ و نسوۃ و رجالا کہیں گے اور ثلاثا
عشرۃ امراۃ و نساء و رجالاً کہینگے علی ہذا القیاس تسع عشرۃ تک -
اور عقود جنکا ذکر اوپر آچکا ہے تذکیر اور تانیث میں دونوں مساوی ہیں
لیکن ترکیب کی حالت میں جو دوسرا جزو ہما ہو سے اسکے ساتھ ملایا
جائیگا اوسکا تذکیر و تانیث میں وہی پہلا حکم رہیگا جو اوپر بیان ہو چکا
مثلاً مذکر کے لئے یوں کہینگے احد و عشرون رجلا - واثنان وعشرون
رجلاً - اور مونث کے لئے یوں - احدی وعشرون امرأۃ واثنتان
عشرون امرأۃ اور نیز مذکر کے لئے یوں بولینگے - ثلاثۃ وعشرون رجالا

اور مونث کے لئے یون ثلاث وعشرون جاریۃ علی ہذا القیاس

تسع وتسعین تک -

اور دوسرا اون اسمون سے کم استفہامیہ ہے - اور تیسرا کاین،

چوتہا کذا،

کم و کذا کی لفظی تحقیق

صحیح یہی ہے کہ کم مفرد لفظ ہے دو لفظون سے مرکب نہین

لیکن بعض کا خیال ہے کہ کاف تشبیہ و ما استفہامیہ سے مرکب ہے

یعنی الف کو گرا کر میم کو ساکن کیا گیا ہے -

اور کذا تو کہا ہے کہ کاف تشبیہ و ذا اسم اشارہ سے مرکب ہے

معنوی تحقیق

کم و کذا غالبا عدد سے کنایہ ہوتے ہین یعنی کسی شئی کی تعداد بتانا

(جیسے کم عبداً عندک وکذا درہماً عندی (ت) کتنے غلام ہین
تیرے پاس میرے پاس اتنے درہم ہین ۔

اور کذا کبھی غیر عدد سے بھی کنایہ کیا جاتا ہے (جیسے اتذکر یوم القیامۃ
وفعلت کذا وکذا (ت) کیا یاد رکھتا ہے تو روز قیامت کو جبکہ
تونے ایسے ایسے فعل کئے ہین ۔

کم کبھی استفہام کا مفید ہوتا ہے اور کبھی خبر کا استفہام کی
مثال (سل بنی اسرائیل کم آتیناہم من آیۃ بینۃ وکم من قریۃ اہلکناہا)
(ت) بنی اسرائیل سے پوچھ کہ کسقدر آیات بینات تھین ہم نے
دی ہین اور کس قدر قریے ہمنے ہلاک کئے ہین ۔

کم خبریہ کی مثال جیسے (کم دار ابنیت (ت) اسقدر مکان ہین نے
بنائے ہین ۔

اعراب تمیز کا بیان

کم خبریہ اور اوسکی تمیز کے درمیان کوئی فاصل نہو تو تمیز کو جر ہی دیتا ہی
لہذا مثال مذکور مین کم دار ذہبت پڑھنا ہی درست ہے لیکن فاصل ہو تو
نصب لازم ہے جیسے (کم فی الدار رجلاً) (ت) گھر مین اسقدر
مرد ہین —

کم خبریہ کی تمیز واحد اور جمع دونون طرح کی ہوتی ہے جیسے
(کم عبداً و عبید ملکت) (ت) بہت سے غلام یا غلامون کا مالک ہوا ہون مین
کم استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہی ہوا کرتی ہے لیکن
کم استفہامیہ پر کوئی حرف جر داخل ہو تو تمیز کا جر ہی درست سمجھا
گیا ہے جیسے (بکم درہم اشتریت) (ت) کسقدر درہم کو تو نے
خریدا —

اور کبھی دونون کم کی تمیز پر من ہی داخل کر لیا جاتا ہے جیسے کم
من درہم عندی، و کم من عبید عندک، لکن بصریین کے نزدیک
کذا کی تمیز مجرور نہین ہوتی مگر کوفی کذا ثوب کو بالجر ہی جائز کہتے ہین

کاین کی لفظی تحقیق

کاین کاف تشبیہ اور ایٌّ منون سے مرکب ہے کیونکہ ایٌّ کا نون
تنوین ترکیب کی حالت مین نون اصلی ہوجاتا ہے لہذا وقف نون ہی پر
کیا جاتا ہے اور قران مین بھی اسیطرح وارد ہے۔
اور اسمین چار لغت اور بھی ہین کاءٍ بروزن قاضٍ کئی بروزن بیع
کاءٍ عم کی طرح کاءٍ ظبی کے وزن پر۔

معنی کاین کا بیان

کاین کم خبریہ کے معنی کا مفید ہوتا ہے اور کبھی کم استفہامیہ کے

معنون کا جیسے ربتہ کوئی یون کہے کہ کاین تقرء سورۃ الاحزاب
(ت) سورۃ احزاب کسقدر پڑہیگا تو۔ تو یون جواب دے کتہلاثا
وسبعین آیۃ (ت) تہتر آیتہ۔
لیکن اکثر اسکی تمیز پر من جارہ آتا ہے جیسے دکاین من آیۃ فی السموات
والارض (ت) آسمان اور زمین مین کسقدر نشانیان ہین۔
اور کبہی من نہین بہی آتا ہے۔ جیسے یہ مصرعہ لنا فضلاً
علیکم ومنتہ۔
کسقدر ہمارا تم پر احسان ہے

اسماء افعال کا بیان

اسماء افعال وہ ہین۔ جو معنی ماضی یا معنی امر کے مفید ہون اور اونکی
تعداد ہے ۶ اونمین سے اسم کو نصب دیتے ہین اور ۳ رفع

ناصب یہ ہین دُونک - ہَلُمَّ - عَلیک - حَیَّہل - ہَآ - اور رافع یہ ہین

ہیہات - شتان - سرعان -

دونک دبار - دونون معنی خذ کے مفید ہوتے ہین

ہا کی لفظی تحقیق

ہا ہمزہ کے ساتھہ بالمد وقصر دو طرح سے پڑہا جاتا ہے جیسے ہاد ہاد

اور دونون کے ساتھہ کاف خطاب بہی لاحق کیا جاتا ہے مذکر کے لئے

مفتوح اور مونث کے لئے مکسور جیسے ہاکِ - ہاکُما - ہاکم - ہاکُنَّ

اور گاہے بلاکاف ہمزہ ہی پر تصریف جاری کردیتے ہین جیسے

ہاءَ - ہاؤُما - ہاؤم - ہاؤنَّ - چنانچہ قران مین بہی اسیطرح

وارد ہے - ہاؤم اقرؤا کتابیہ د ت ، لو اپنا عمل نامہ پڑہو -

ہلہ معنی دع کا مفید ہے اور علیک معنی الزم کا اور حیہل بفتح لام

جہیل کی لغوی تحقیق

یہ ۶ طرح پر پڑھا گیا ہے اول بفتح حاء حطی و یاء تحتانی مشدد و ہاء ہوز

جیسے جَہَیَّل ۔

دوم بیاء مخففہ اور چارون حروف کا فتح (جیسے جَہَیَل)

سوم بیاء شدہ اور تینون حروف کا فتح مع تنوین لام (جیسے جَہَیَّلٌ)

چہارم بسکون ہاء ہوز (جیسے جیہل ۔)

پنجم بالحاق الف بعد از لام (جیسے جَہَیَّلا)

ششم بسکون یا تحتانی لام (جیسے جَیْہَل)

یہ چھون لغت سعدی نفسہ ہوتے ہین اور گاہے بحرف جر

مثل باء علے والی جیسے (جہیل الصلواۃ) (ت)

آؤ نماز کو

رُوَیْدَ

امہل کے معنی کا مفید ہوتا ہے جیسے رُوَیْدَ زیداً اے امہل زیداً زید کو چھوڑ دے

ہیہات

بعد کے معنے میں آتا ہے جیسے ہیہات زید (ت) دور گیا زید

ہیہات کی لغوی تحقیق

بفتح وکسرہ وضمہ واسکان وحذف (تا) وقلب تا بنون بھی جائز رکھا گیا ہے اور قلب ہاء اولی بہمزہ بھی اور نیز اس تقدیر پر قلب تا بکاف یا نون یا حذف مثلاً ہیہاتُ - ہَیْہَاتِ - ہَیْہَا - ہیہان - ایہات - ایہاک - ایہان - ایہا -

شَتَّانَ

شتان افترق کا ہم معنی ہے لہذا دو اسم پر آتا ہے جیسے شتان

زید و عمرو (ت) زید عمرو ایک دوسرے سے جدا ہوگئے ہین۔

سرعان

سرع کا ہم معنے ہے جیسے (سرع زیدٌ) جلد گیا زید نے۔

ان نو کے علاوہ بہی اسماء افعال دریافت ہوئے ہین جن مین سی

ایک ہَلُم ہے جو آئت یا ایت کا ہم معنے ہے جیسے (ہلُم جرًا) (ت)

کہنیچتا چلا آ۔

دوسرا صَہ بلاتنوین یا بالتنوین ہے جو اسکت کا ہم معنی ہی (جیسے)

صہ انت (ت) چپ رہ۔

تیسرا آمین جو استجب کے معنون مین آتا ہے مثلاً امین انت (ت)

قبول کرلے تو

افعال ناقصہ

(۱۳۲) یہ تیرا فعل ہین جو دو مختلف عمل کرتے ہین یعنی رفع و نصب جنکے

معمول بھی دو ہین ایک مرفوع دوسرا منصوب مرفوع کو ان افعال کا اسم کہتے ہین اور منصوب کو ان کی خبر۔

چونکہ یہ افعال تنہا اپنی مرفوع کے ساتھہ ملکر پورا کلام نہین بنتے لہذا انہین افعال ناقصہ کہا جاتا ہے اور وہ یہ ہین کان صار اصبح ظل۔ بات۔ امسی۔ اضحیٰ۔ مادام۔ماانفک۔لیس مابرح مازال۔ مافتی۔

کان دو معنون کا مفید ہوتا ہے ایک وجد کا ہم معنے ہوتا ہے جیسے کان المطر اسے وجد المطر یہ کان اپنے مرفوع سے ملکر پورا کلام ہو جاتا ہے لہذا اسے کان تامہ کہتے ہین جیسے (کان اللہ ولم یکن معہ شیئ) (ت) اللہ موجود ہے اور کوئی شئے اوسکے ساتھہ نہین ہے۔

دوسرا اتبلاتا ہے کہ ایک شئے دوسری شئے کو زمانہ ماضی مین بالانقطاع

یا علی الدوام ثابت ہے (جیسے کان زید قایماً) وکان اللہ علیماً حکیماً)

(ت) اللہ ہمیشہ علیم وحکیم ہے۔

گاہے زاید بہی ہوتا ہے (جیسے کیف نکلم من کان فی المہد صبیاً)

(ت) جہولے مین کے لڑکے سے کیونکر بات کرین۔

بغیر کان کے بہی اس کلام سے یہی معنی ہونگے۔

فعل تعجب مین بہی کان زائد آتا ہے (جیسے ماکان اصح علم من سبق

(ت) کیا ہی عمدہ علم ہے اگلے لوگون کا۔

اور کبہی محذوف بہی ہوتا ہے جیسے (اما انت منطلقاً انطلقت)

ای لان کنت (ت) اگر تیرے چلنے کی وجہ سے چلونگا۔

کبہی اپنے مرفوع کے ساتہہ محذوف ہوتا ہے (جیسے ان خیراً فخیرا

ای انکا علمہم خیراً فہو خیر (ت) اگر علم انکا بہتر ہے تو اچھا ہے ۔

کبھی کان سے کے مضارع سے نون گرا دیا جاتا ہے (جیسے فلاتک

فی مریۃ) ای فلاتکن فی مریۃ (ت) شک مین مت پڑ۔

کبھی صار کا ہم معنی ہوتا ہے یعنی ایک شئے سے دوسری شئے کا انتقال

تبلاتا ہے جیسے دکان زید صحیحاً ای صار زید صحیحاً (ت) زید نے

مرض سے صحت پائی ۔

صار کا حال

صار تبلاتا ہے کہ کسی شئے نے ایک حقیقت سے انتقال کیا ہے

یا مکان سے، یا شخص یا وصف سے جیسے صار الطین حجراً ۔ صار زید

من دار الی دار۔ صار زید من عمرو الی بکر۔ صار زید غنیاً (ت) م

کیچڑ پتھر ہوگیا زید ایک مکان سے دوسرے مکان کیطرف گیا زید عمرو سے بکر کیطرف گیا

زید غنی ہو گیا۔

اَصْبَحَ ۔ اَمْسیٰ ۔ اَضْحیٰ ظَلَّ ۔ بَاتَ

یہ افعال تبلاتے ہین کہ اسم کو خبر کا ثبوت اوس زمانہ مین ہے جو ان
افعال کے مصدر کا مدلول ہے جیسے اصبح زید مسافراً۔ امسی عمرو مقیماً
اضحی بکر راکباً ظل خالد راکباً۔ بات فلان نائماً (ت) زید صبح کو گیا
شام کو عمرو مقیم ہوا۔ چاشت کے وقت بکر نے کہا یا خالد رات کو
سوار رہا فلان شخص رات کو سویا۔ یہ پانچون فعل صار کے ہم معنی
بہی ہوا کرتے ہین جیسے اصبح زید من دار الی دار ای صار منہا الیہا۔
اور کبھی کان کیطرح سب تامہ بہی ہوتے یعنی مرفوع سے ملکر پورا کلام
بنجاتے ہین لیکن اسوقت کسی شئے کا داخل ہونا مدلول ماخذ مین تبلاتی
ہین جیسے (اصبح زید) (ت) صبح مین زید آیا ہے۔

لیکن ظل - بات کا نامہ ہونا بہت ہی کم ہے اور صار کا ہم معنے ہونا اکثر ہے جیسے ظل الصبی بالغا - بات الشاب شیخا ای صار بالغا و شیخا -

مابرح - مازال - ماانفک - مافتی بتلاتے ہین کہ خبر کا ثبوت اسم کو بالدوام ہے جیسے مابرح اللہ عالما (ت م) ہمیشہ سے خدا عالم ہے -

اور مادام یہ بھی بتلاتا ہے کہ میرے اسم کے لئے ثبوت خبر کا زمانہ کسی شئے آخر کا ظرف ہے جیسے تو دوسرے سے یون کہے (اجلس مادام زید جالسا - یا مادام زید جالسا اجلس) (ت م) جبتک زید جالس ہے تو بھی بیٹھہ اس صورت مین لازم ہے کہ مادام کے قبل یا بعد علاوہ اسم و خبر کے کوئی دوسرا کلام بھی مذکور ہو

لیس

ہمیشہ نفی حال کا مفید ہوتا ہے جیسے (لیس زید شاعراً) (ت) زید شاعر نہین اور کبھی کسی قرینہ کی وجہ سے نفی غیر حال مین بہی برتا جاتا ہی جیسے (زید لیس ذاہب امس وغداً) (ت) زید نہین گیا اور نہین جائیگا کل

ملحقات

آل - رجع - استحال - ارتد - تحویل - کبھی یہ بہی صار کے ہم معنی ہوتے ہین اور راض - حاد - راح - جاء - قعد - عدا - نیز کبھی صار کے معنون مین آتے ہین

افعال مقاربہ کا حال

افعال مقاربہ چار (۴) ہین جنکے افعال ناقصہ کی طرح دو مختلف عمل ہوتے ہین رفع - نصب - مرفوع کو انکا اسم اور منصوب کو انکی

خبر کہتے ہین وہ یہ ہین کاد ۔ کرب ۔ اوشک ۔ عسی ۔

کاد

کاد تبلاتا ہے کہ اسم کو خبر کا حصول خیال قائل کے موافق عنقریب
ہوگا اور اکثر خبر کاد کی مضارع بلا دخول اِن ہوتی ہے اور گاہی
بدخول ان جیسے (کاد زید یجئ) (ت) قریب ہے کہ زید آئے
یعنی زید آنے کو ہے (کاد زید ان یقعد) (ت) قریب ہے کہ
زید بیٹھہ جائے یعنی زید بیٹھنے کو ہے ۔

عسی

عسی تبلاتا ہے کہ خبر کا حصول اسم کو قریب تر
ہوگا ۔ یعنی بوجہ کسی خوف یا رجا کے عسی کے لانے
سے قائل کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ یہ خبر جلدی حاصل

ہونے والی ہے۔

اسکی خبر اکثر فعل مضارع بدخول ان ہوتی ہے اور کبھی بلا ان

(عسیٰ زید اَن یخرج) (ت) قریب ہے کہ زید باہر نکلے یعنی

زید باہر نکلنے ہی کو ہے وعسیٰ الساعۃ ان تقوم) (ت) قریب ترقیامت

برپا ہوگی یعنی قیامت برپا ہونے ہی کو ہے (عسیٰ عمرو ان

یکرمنی) (ت) قریب تر زید مجھہ پر کرم کریگا یعنے زید مجھہ پر کرم کرنے

ہی کو ہے۔

کرب او شک

یہ دونون بتلاتے ہین کہ اسم کو خبر کا حصول عنقریب شروع ہوگا

جیسے کرب زید یجئی (ت) اب زید آتا ہے (اوشک زید یجئی

(ت) آتب آتا ہے زید۔

اکثر کرب کی خبر فعل مضارع بلا ان ہوتی ہے اور اوشک کی خبر کبھی مع اَن اور کبھی بلا ان آتی ہے۔ اخذ و جعل طفق۔ کبھی اوشک کے ہم معنی ہوتے ہین اور خبر کے بلا اِن ہونے مین شل کا دکے ہین جیسے اَخذَ وجَعَلَ و طفق زید یفعل کذا۔ ای اوشک زید یفعل کذا۔ ہلہل۔ اولی۔ اَقبلَ۔ ہب انشاء کبھی افعال مقاربہ کے معنون مین آتے ہین۔

اول کے تینون کا دکے معنی دیتے ہین جیسے کہ کہے تو اہلہت ادرکہ) (ت ۴ عنقریب پالون گا مین اوسکو علی ہذا القیاس اولی ادرکہ = واقبل ادرکہ۔

ہب وانشاء زید یفعل کذا ای طفق یفعل کذا (ت) زید وہ ایسا کرنے ہی کو ہے۔

افعال شک و یقین

(تمہید) ہست یا نیست سے ادراک مساوی کو شک کہتے ہیں راجح کو ظن اور مرجوح کو وہم اور دو شئے کی باہمی نسبت کے ادراک کو قطع نظر اس سے کہ وہ ہست یا نیست ہو تخیل۔ اور ظن کو کبھی شک بھی کہتے ہیں یہاں پر شک سے ظن مراد ہے۔

یہ سات فعل ہیں خلت۔ علمت۔ حسبت۔ زعمت۔ ظننت۔ رایت وجدت۔ ان افعال کا عمل تو صرف نصب سے ہے لیکن ان کے منصوب دو ہیں اور ان افعال سے تین فعل معنی یقین کے مفید ہوتے ہیں یعنی (علمت رایت وجدت) جیسے علمت زیدا فاضلا (ت) م زید کا فاضل جانتا ہوں (رایت اللہ اکبر من کل شئ) (ت) م اللہ کو سب سے بڑا جانتا ہوں (وجدت اللہ توابا رحیما) اللہ کو توبہ پذیر اور

رحیم جانتا ہون

خلت ۔ ظننت ۔ حسبت

یہ تینون مفید ظن ہوتے ہین جیسے (خلت زیداً قائماً ظننت عمرواً فاضلاً حسبت بکراً نائماً) (ت) زید کو قائم ۔ عمرو کو فاضل جانتا ہون اور بکر کو نایم گمان کرتا ہون۔

زعمت کبھی یقین اور کبھی ظن کا مفید ہوتا ہے جیسے (زعمت اللہ غفوراً زعمت الشیطان شکوراً) (ت) اللہ کو غفور جانتا ہون۔ شیطان کو شکر گزار گمان کرتا ہون۔

یہ مذکورہ چھہ فعل مبتدا و خبر پر آتے ہین اور بنا بر مفعولیت دونون کو نصب دیتے ہین جنمین سے فقط ایک کا حذف صرف صحیح نہین مگر شاذ و نادر ہان دونون کا حذف بشرط قرینہ ایک ساتھ جائز ہے ۔ جیسے

من یسمع یخل مسموعہ صادقا (ت) جو سنتا ہے سچ گمان کرتا ہے
اگر اپنے دونون مفعولون کے بعد آوین تو اعمال سے اہمال انکا
اولی سمجہا گیا ہے جیسے (القوم فی اثرہی ظننت (ت) قوم کو اپنا پیچہا
لئے ہوئے گمان کرتا ہون اگر دونون مفعولون کی درمیان آوین
تو اعمال و اہمال دونون جایز ہین جیسے (زید اظننت فاضلاً) (زید حسبت
نائم) اور ان فعلون سے ما و لا و ان نافیہ یا لام ابتدا یا قسم یا حرف
استفہام متصل ہون تو انکا اہمال واجب مانا گیا ہے جیسے (ما یعلم زید
فاضل و لا یعلم زید فاضل لیعلم کذا و اللہ یعلم کذا - ایظن کذا- (ت) وہ نہین
جانیگا زید کو فاضل ضرور جانیگا اوسکو ایسا قسم ہے وہ ویسا ہی جانیگا
کیا وہ جانیگا ایسا - علمت کبہی عرفت کے معنون مین آتا ہے جیسے
علمت زیداً - ای عرفت اور ظننت کبہی اتہمت کے معنون مین بہی

آتا ہے جیسے (ظننت زیدا) ای اتہمتہ دت جتایا مین نے اوس کو
رایت کبھی معنی ابصرت کا مفید ہوتا ہے مثلاً رایت الہلال ابصرتہ وجدت
الضالۃ ای اصبتہا دت) پایا مین گم شدہ شئے کو اوس صورت مین
یہ چار دن یعنی علمت۔ ظننت۔ رایت۔ وجدت ایک ہی مفعول کے
مقتضی ہونگے۔

افعال مدح و ذم

یہ چار فعل ہین جو مدح و ذم کا فائدہ دیتے ہین یعنی نعم۔ بئس
ساء حبذا۔ جنکا عمل اسم جنس کا رفع ہے (نعم وحبذا مفید مدح اور ساء
وبئس مفید ذم ہوتے ہین)۔

نعم وبئس کی لفظی تحقیق

فا کلمہ مفتوح وعین کلمہ مکسور جیسے (نَعِم بَئِس) فا کلمہ مفتوح عین کلمہ

ساکن جیسے نِعْمَ بِئْسَ ۲ و بکسرِ فا و سکون عین نِعْمَ وبِئْسَ و بکسرِ ہر دو نِعِمَ و بِئِس
عین کلمہ حرفِ حلق ہو تو فتح فا و کسرہ عین بنی تمیم کے لغت مین مطلقاً جایز ہی
چنانچہ سیبویہ کا بیان ہے کہ لغت بنی تمیم پر کل عرب کا اتفاق ہے ۔

ان افعال کے ترکیبی حالت کا بیان

انکا فاعل مبہم جنس معروف باللام ہوتا ہے ۔ معروف باللام مذکور کیطرف
مضاف یا ضمیر مبہم جسکی تمیز نکرہ منصوبہ ہو خواہ مضاف ہو باضافت
لفظی یا غیر مضاف یا ما منکر موصول ہو جیسے (نعم الرجل زید) (ت)
وہ اچھا آدمی ہے یعنی زید (نعم صاحب الرجل زید) (ت) اوس آدمی کا
مصاحب اچھا ہے یعنی زید (نعم ضارب رجل) (ت) وہ اچھا مارنیوالا
مرد ہے (نعم رجلا زید) (ت) وہ اچھا مرد ہے یعنی زید (فنعما ہی)
(ت) پس وہ اچھی چیز ہے یعنی علم

اور جو اسم کہ فاعل کے بعد آتا ہے جیسے مذکورہ مثالون مین زید وغیرہ اوسے مخصوص بالمدح یا ذم کہتے ہین اور یہ فعل مدح و ذم فاعل سے ملکر اوس مخصوص کی خبر اور وہ مخصوص مبتدا ہوتا ہے اور مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوتا ہے جسے جملہ کبری کہتے ہین اور فعل مذکور فاعل سے ملکر جملہ صغری۔

یا مخصوص مذکور مبتدا محذوف کی خبر ہوگا جسکی یون تقدیر کیجاتی ہے کہ نعم الرجل ہو زید ۔ پس اس تقدیر پر دو جملہ علیحدہ ہونگے ایک فعلیہ جو فعل فاعل سے ملکر بنتا ہے اور دوسرا اسمیہ جو مبتداء محذوف و خبر مذکور سے بنتا ہے۔

اور کبھی مخصوص بالمدح و ذم نعم و بئس و ساء سے مقدم بھی ہوا کرتا ہی پس اس صورت مین وہ مخصوص مبتداء ہوگا جسکی خبر فعل یا فاعل جملہ فعلیہ ہوگا

جیسے (زید نعم الرجل) (ت) زید اچھا آدمی ہے -

اور کبھی کسی قرینہ کے موجود ہونے کی وجہ سے مخصوص بالمدح وذم کو

حذف بھی کر دیا کرتے ہیں جیسے (نعم العبد) ای ایوب (ت) اچھا بندہ

ہے ایوب -

ساء و بئس کا ایک ہی حکم ہے جیسے حبذا و نعم کا جسکا اوپر بیان آ چکا ہے

اور اس کی مثالیں بھی وہی ہیں لیکن حبذا زید میں (ذا) فاعل ہے

اور زید مخصوص حبذا کا مخصوص اسپر مقدم نہیں ہوتا لیکن بوقت قرینہ کے

محذوف کیا جا سکتا ہے جیسے (حبذا الرجل) ای زید -

یہان تک عامل لفظی سماعی کی بحث تھی آگے ان عوامل سے بحث

کیجاتی ہے کہ جنکا عمل قیاسی ہے یعنی باقاعدہ ہے صرف سماعت پر

موقوف نہیں -

عوامل قیاسی کا بیان

وہ عوامل کہ جنکا عمل کسی قاعدہ پر مبنی ہو سات ہین - اسم فاعل - مصدر
اسم مفعول - مضاف - فعل - صفت مشبہ - اور اسم تام جو ناصب
تمیز ہے -

فصل

فعل خواہ لازم یا متعدی معروف ہو یا مجہول ماضی ہو مضارع
امر ہو یا نہی یا سوائے مجہول فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے ضرب زیدٌ
ذہب عمروٌ - یضرب بکرٌ - یذہب خالدٌ - اضرب - لا تضرب -
یہاں پر فاعل سے مراد عام ہے اسم ظاہر ہو یا
ضمیر بارز یا مستتر جیسے زید ضرب و الزیدان
ضربا و الزیدان یضربان و الزیدون یضربون
ان سب مثالون مین فاعل ضمیر مستتر ہے لیکن بقول بعض سوا امر کے اور وہ نمین

گی
بارز ہے علی ہذا القیاس مونث غائب کے صیغون مین ضمیر مستتر فاعل ہو
اور اسیطرح پر مخاطب و متکلم و امر حاضر کے صیغون مین لیکن بعض نحوئین
کی رائے ہے کہ مخاطب و متکلم کے صیغون مین ضمیر بارز متصل فاعل ہے
جسکی تفصیل انشا اللہ تعالی بحث معمول مین ہوگی۔
فاعل وہ ہے کہ جسکی طرف فعل کی نسبت بحیثیت قیام کیجائے بشرطیکہ
فعل اوس سے مقدم ہو جیسے ضرب زیدٌ و ذہب عمروٌ اس مثالین
زید و عمرو کیطرف نسبت ضرب بحیثیت قیام کی گئی ہے اور قیام
فعل سے عام مراد ہے خواہ اوس سے صادر ہو یا بلا صدور قائم
ہو جیسے مات و مرض زید۔

مفاعیل

مفعول بہ وہ ہے جسکی طرف فعل کی نسبت باعتبار

وقوع کے ہو جیسے (ضرب زید عمروًا (ت) زید نے عمرو کو مارا زید کیطرف نسبت ضرب صدور کی جہت سے اور عمرو کیطرف وقوع کے لحاظ سے ہے کیونکہ ضرب زید عمروًا تبلاتا ہے کہ زید سے ضرب صادر ہو کر عمرو پر واقع ہوا ہے۔

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے معنی کی تاکید یا تنویع یا تعداد تبلائے جیسے ضربت ضربًا۔ ضربۃً۔ ضربتین۔ جلست جلسۃ الامیر ضربًا۔ ظاہر کرتا ہے کہ ضرب ضرور ہی صادر ہوئی ہے۔ ضربۃً وضربتین تبلاتے ہیں کہ ضرب ایک دفعہ اور دو دفعہ صادر ہوئی ہی اور جلسۃ الامیر تبلاتا ہے کہ جلسۂ مذکور امیر کے جلسہ کا سا ہے۔

مفعول لہ وہ ہے جو یہ ظاہر کرے کہ فعل کا وجود میں سبب ہوا ہے خواہ وہ غائب فعل ہو یا سبب مقدم جیسے (قعدت عن الحرب جبنا

ضربت تادیبا (ت) بوجہ خیانت (نامردی) مین نے جنگ نہین کی بیٹے ادب سکہانے کی غرض سے مارا۔ جنباً وتادیباً تبلا رہے ہین کہ قعود وضرب کا وجود ہماری وجہ سے ہوا ہے۔ مفعول فیہ وہ ہے کہ جو یہ ظاہر کرے کہ میرا مدلول وجود فعل کا ظرف مکان یا ظرف زمان ہے جیسے (صمت یوم الجمعۃ وصلیت المصلا) یوم جمعہ ظاہر کرتا ہے کہ روز جمعہ صوم کا ظرف زمان ہے اور مصلا تبلاتا ہے کہ عیدگاہ صلوۃ کا ظرف مکان ہے۔

مفعول معہ وہ ہے۔ جو بواسطۂ واؤ (جو بمعنی مع ہے) اپنی شرکت فاعل یا مفعول سے ظاہر کرے جیسے استوی الماء والخشبۃ (والخشبۃ تبلاتا ہے کہ لکڑی پانی کے ساتھہ استوا مین شریک ہے۔

یہ بیان تبلاتا ہے کہ فعل مطلقاً دو عمل کرتا ہے فاعل کا رفع اور سواء

مفعول بہ کے اور مفعولون کو بھی نصب دیتا ہے مگر فعل مجہول بعوض

فاعل کے مفعول بہ کو بھی رفع دیتا ہے جیسے ضرب زیدٌ کہ زید دراصل

مضروب اور مفعول بہ ہے جسکو ضرب نے ضارب اور فاعل کے

جگہ مرفوع کردیا ہے حال وہ ہے جو فاعل یا مفعول کی کیفیت فاعل و مفعول

ہونیکی حیثیت سے بتلائے جیسے جاء زید راکباً وضربت عمراً قاعداً۔ راکباً

زید کی مجی کی حیثیت سے کیفیت بتلاتا ہے اور قاعداً عمرو کے مضروب

ہونے کی حیثیت سے

تمیز

تمیز سے یہان مراد وہ ہے جو نسبت فعل سے ابہام کو رفع

کرے جیسے طاب زیدٌ ابناً۔ ابناً تبلاتا ہے کہ زید کی طرف طاب

کی نسبت ابنیت کے لحاظ سے ہے۔

مصدر

بشرطیکہ اپنے معمول سے متاخر اور موصوف اور مصغر اور معروف باللام نہو تو فعل متعدی کا مصدر اوسکی طرح رفع و نصب کا عمل کرتا ہے اور مصدر لازم بہی مثل فعل سوا مفعول بہ کے فاعل کو رفع اور باقی کو نصب دیتا ہے جیسے اعجبنی ضربُ زیدٍ عمراً۔ زید ضربُ کا فاعل مرفوع اور عمرو مفعول بہ منصوب ہے۔ اعجبنی ذہابُ عمروٍ علی ہذا القیاس۔

چونکہ مصدر کا عمل شروط مذکورہ سے مشروط سمجھا گیا ہے۔ لہذا بانتفاء شروط مذکورہ یون کہنا صحیح نہوگا اعجبنی ضرب شدید زید عمروًا اعجبنی ضریب زیدٍ عمراً اعجبنی الضرب زید عمراً کیونکہ درصورت اول مصدر موصوف بوصف شدید ہے ودرصورت ثانی مصغر و درصورت ثالث معرف باللام ہے۔ اور یون بھی درست نہوگا اعجبنی زید ضربُ عمراً او اعجبنی زید عمراً ضربُ۔ کیونکہ معمول

اِن صورتوں مین مصدر پر مقدم ہے ۔

نیز باستثناء فعل مصدر کے فاعل کا حذف اور فاعل یا مفعول کی طرف

اوس کی اضافت بھی جائز ہے جیسے ضربُ زید وقتلُ عمرٍو واطعام یتیمٍ

وغیرہ

اسم فاعل

اسم فاعل بھی اپنے فعل کا سا عمل کرتا ہے متعدی سے ماخوذ ہو تو متعدی کا

اور لازمی سے ماخوذ ہو تو لازمی کا جیسے زیدٌ ضاربٌ ابوہ عمرًا ۔ گو اسم فاعل مبالغہ ہی کیلئے

کیون نہو جیسے زید ضرابٌ ابوہ عمرًا یا معمول سے متاخر ہی کیون نہو

جیسے جاءنی زید فرسہ راکبًا (ترجمہ) زید اپنے گھوڑے پر سوار آیا ۔

لیکن عمل اسم فاعل کا دو شرط سے مشروط ہے ایک یہ کہ مصغر نہو اور

دوسرے یہ کہ چھ چیزوں سے کسی ایک پر اعتماد رکھتا ہو وہ چھ چیزین

یہ ہین موصوف موصول۔ ذی الحال۔ حرف استفہام۔ نفی۔ مبتدا

ان چھہ چیزون سے کسی ایک پر اعتماد کرنے کے یہ معنی ہین کہ اسم فاعل

یا کسی کی صفت ہو جیسے جاء رجل ضاربٌ ابوہ عمروًا اس مثال مین

ضاربٌ ابوہ عمرا رجل کا وصف ہے۔

یا صلہ موصول ہو جیسے جاءنی الضارب ابوہ عمروًا۔ الضارب کا لام الذی

کے معنون مین ہے جسکا صلہ ضاربٌ ہے یعنی ضرب یا فاعل

یا مفعول سے حال ہو جیسے (جاءنی زید راکبًا فرسہ) (ت) آیا زید

اپنے گھوڑے پر سوار۔ راکبًا فرسہ زید کا جو جاء کا فاعل ہے)

حال اور زید اسکا ذوالحال ہے۔

یا خبر مبتدا ہو جیسے زید ضارب عمرًا۔ ضاربٌ عمرًا زید کی خبر ہے

یا حرف نفی کا متفی ہو جیسے ما ضارب بکر خالدًا (ت) بکر خالد کو

نہیں مارے گا۔

جمہور نحاۃ نے علاوہ شروط مذکورہ کے ایک اور شرط بھی بتلائی ہے وہ یہ کہ اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال ہو جیسے زید ضاربٌ غلامہ عمراً آلآن او غداً۔

لیکن یہ شرط درست نہیں ہے کیونکہ اسم فاعل بمعنی ماضی بھی عمل کرتا ہے جیسے زید معط عمرو امس (ت) کل کے روز زید نے عمرو کو کچھ عطا کیا۔

لازمی اسم فاعل کبھی فاعل کیطرف مضاف بھی ہوتا ہے جیسے (زید قائم الاب) (ت) زید کا باپ قائم ہے اور متعدی سوا مفعول کے کسی اور کیطرف مضاف نہیں ہوتا جیسے (والمقیمی الصلوۃ) (ت) اور وہ لوگ

اسم مفعول

اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع اور باقی کو نصب

اسکی شرط وہی ہین جو اسم فاعل مین بیان ہو چکے۔

صفت مشبہ

جس فعل سے ماخوذ ہوتی ہی اوسی فعل کا عمل کرتی ہی اوس ضمیر مین جسکا مرجع

اس صفت کا موصوف ہو جیسے زید حسنٌ لوجہ، وزیدٌ حسنٌ وجہاً

یا اوس اسم ظاہر مین عمل کرتی ہے کہ جسکو اسکے موصوف سے تعلق ہو

جیسے زید حسنٌ وجہہٗ پہلی صورت مین حسن کا معمول حسن کی ضمیر مستتر ہی

جو زید کی طرف راجع ہے اور صورت ثانی مین وجہ معمول ہے جسکو

زید سے تعلق ہے صفت مشبہ کا عمل بھی اونہین شروط سے مشروط ہے

جن پر اسم فاعل کا عمل موقوف ہے۔

مضاف

مضاف بھی اپنے مابعد مین عمل جر کرتا ہے خواہ باضافت لفظی مضاف ہو یا باضافت معنوی جنکی تفسیر آیندہ آئیگی ۔

بروقت اضافت مضاف سے تنوین اور نون تثنیہ و نون جمع وجوبا دور کیئے جاتے ہین جیسے غلام زید غلاما زید غلامو زید ضارب زید ضاربا زید ضاربو زید ۔

اضافت لفظی یہ ہے کہ مصدر یا صیغۂ صفت اپنے معمول کی طرف مضاف ہو جیسے ضرب بکر و ضارب عمرو ۔

اضافت معنوی یہ ہے کہ مضاف مصدر یا صفت نہو یا معمول کیطرف مضاف نہو جسکی تین قسمین ہین اضافت بتقدیر من یا فی یا لام ۔

اسکی تفصیل یہ ہے کہ اگر مضاف الیہ مضاف کا اصل اور اوسکی نسبت اخص من وجہ ہو جیسے خاتم فضۃ ای من فضۃ تو اضافت بتقدیر من ہوگی

اِس مثال مین فضہ اور خاتم مین عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے
کیونکہ فضہ و خاتم معاً بھی موجود ہوتے ہین اور ایک دوسرے سے
علیحدہ بھی اور اِسی کو نسبت عموم و خصوص من وجہ کہتے ہین اور نیز فضہ مادہ
خاتم بھی ہے۔

اور اگر مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اضافت تبقدیر فی ہو گی جیسے
ضربُ الیوم و صائمُ الجمعۃ کیونکہ یوم و جمعہ ضرب و صوم کے ظرف
زمان ہین۔

اور جالس المسجد مین مسجد جلوس کا ظرف مکان ہے اور مضاف الیہ
مضاف کا اگر ظرف نہو اور نہ اوس کی نسبت اخص من وجہ ہو تو اضافت
تبقدیر لام ہو گی جیسے غلام زید و علم الفقہ ای لزید و للفقہ۔
لیکن حق یہی ہے کہ مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو تو اوسوقت بھی

اضافت بتقدیر لام ہی ہوگی جیسے ضرب الیوم یعنی وہ ضرب جسکو آج کے
روز سے خصوصیت ہے اور نیز اضافت معنوی ہین مضاف کا تعریف سے
خالی ہونا شرط ہے بخلاف مذہب کوفیئن کے کیونکہ کوفی اسماء عدد
کی تعریف کے ساتھہ اضافت بھی جائز رکھتے ہین جیسے الثلاثتہ الاثواب۔

اسم تام

اسم کی ۴ چیزون سے تکمیل ہوتی ہے اوّل تنوین سے لفظاً ہو یا تقدیراً
لفظاً جیسے اسم منصرف مین اور تقدیراً جیسے غیر منصرف مین دونو نکی
مثال رطلاً۔ زیتاً ۔ مکائیلُ بُراً۔ وشاقیلُ ذہباً رطلا کی تکمیل بہ تنوین
لفظی و مکائیل وشاقیل کی بہ تنوین تقدیری ہے ۔

دوم نون تثنیہ سے جیسے منوان سمناً

سوم نون جمع یا شبہ جمع سے جیسے ملئون عسلاً عشرون حُلاً

چہارم اضافت سے جیسے علی التمرۃ مثلہا زبدا

پس جس اسم تام مین بحسب وضع ابہام ہو تو ضرور رہی وہ واسطے

رفع ابہام کے تمیز کا مقتضی ہوگا اور تمیز مین عمل نصب کریگا جیسے

امثال مذکورہ۔

عامل معنوی کا بیان

اسم یا فعل کی عوامل لفظی سے تجرید کو معنوی عامل کہتے ہین لہذا فعل

مضارع جب عوامل لفظی سے خالی ہو تو مرفوع پڑہا جاتا ہے کیونکہ

عوامل لفظی سے اسکی تجرید وہی اوس مین عامل رافع ہے جیسے

کہ مبتدا مین عوامل لفظی سے تجرید مبتدا کی رافع ہے۔

مضارع مین عوامل لفظی سے تجرید کو عامل معنوی قرار دینا کوفیین کی

رائے ہے۔

بصریئن کا خیال ہے کہ مضارع کا اسم کے قائم مقام آنا ہی اوسکا

عامل معنوی رافع ہے کیونکہ زید قائم کی جگہ زید یقوم کہا جاتا ہے

پس قائم کی جگہ یقوم کا آنا ہی یقوم کا رافع ہے لیکن کسائی نحوی کا

قول ہے کہ رافع مضارع عامل لفظی ہے یعنی حروف مضارعت

جنکا مجموعہ کلمۂ اتین ہے۔

مبتدا و خبر

غالباً مبتدا وہ اسم ہے جو عوامل لفظی سے مجرد او رمُسند الیہ ہو اور

خبر وہ ہے جو عامل لفظی سے مجرد او رمبتدا کی طرف مُسند ہو جیسے زید

قائم اس مثال مین زید مبتدا اور قائم خبر ہے۔

کوفیئن کی یہ رائے ہے کہ مبتدا و خبر کی عوامل لفظی سے تجرید ہی انکا

عامل رافع ہے اور بعض کی رائے ہے کہ مبتدا مین رافع عامل معنوی ہے

اور خبر مین مبتدا عامل ہے یعنی خبر کا عامل لفظی ہے۔

اور ایک قول یہ بہی ہے کہ دونون عامل رافع لفظی ہے یعنی مبتدا خبر مین اور خبر مبتدا مین۔

تم بحث العوامل اللفظیۃ والمعنویۃ

حروف عطف

یہ وہ حروف ہین جو مابعد کی ماقبل کے ساتھہ کسی حکم مین شرکت ظاہر کرتے ہین جنکی مشہور تعداد ۱۰ اتک ہے۔ واو۔ فا۔ ثم۔ حتی۔ او اما۔ ام۔ بل۔ لکن۔ لا۔ کلمہ ای۔ جب کسی امر مبہم کی تفسیر ہو توکسی کے نزدیک یہ بہی حروف عطف سے شمار کیا گیا ہے۔

واو اپنے مابعد کی اپنے ماقبل سے بلا لحاظ ترتیب کے شرکت ظاہر کرتا ہے اگرچہ نفس الامر مین ترتیب ہو لہذا معطوف علیہ کبہی درحقیقت معطوف کا مضاف بہی ہوتا ہے جیسے یہ آیۃ

(فانجیناہ واصحاب السفینۃ) (ت) او سکو اور اصحاب سفینہ کو ہمنے معاً نجات دی اور کبھی مقدم جیسے یہ آیۃ (لقد ارسلنا نوحا و ابراہیم) (ت) ضرور ہمنے نوح اور ابراہیم کو بھیجا ہے۔ گو دونون حکم ارسال مین شریک ہین لیکن درحقیقت ارسال نوح ارسال ابراہیم کی نسبت مقدم ہے مگر واؤ سے اس تقدم کا اظہار مقصود نہین اور کبھی متاخر جیسے یہ آیۃ (کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک) (ت) اسیطرح تیری طرف اور لوگون کی طرف جو تجھ سے پہلے گذرے ہین وحی کیگئی یہان پر مخاطب کی طرف وحی پہلے لوگون کی وحی سے متاخر ہے

فاء

ترتیب عطف کا فائدہ دیتا ہے خواہ معنوی ترتیب ہو جیسی

قام زید فعمرو یا ذکری ہو یعنی ظاہر کرے کہ مابعد ماقبل کی تفصیل ہے کیونکہ اجمال ذکر بہ نسبت
تفصیل سے مقدم ہوا کرتا ہے جیسے یہ آیتہ فازلہما الشیطان فاخرجہما۔
(ت) پس ان دونوں کے قدم ڈگا دئے شیطان نے پھر نکالا انکو جنت سے
اخرجہما ازلہما کی تفصیل ہے۔

ثمّ - حتّیٰ

ثم مع ترتیب کے مہلت بھی بتلاتا ہے اور حتی بھی لیکن حتی ثم کی نسبت مہلت
میں کچھہ کمی ظاہر کرتا ہے جیسے (جاءنی زید ثم عمرو) (ت) پہلے میرے
پاس زید آیا پھر عمرو (قدم الحاج حتی المشاۃ) (ت) حاجی آئے اور
تھوڑے دیر کے بعد پیدل بھی۔

اَوْ - اِمّا - اَمْ

یہ تینوں بتلاتے ہیں کہ دو امر سے ایک لا علی التعین مراد ہے

جیسے کہتے ہین خذ ہذا - او ہذا - اما ہذا - ام ہذا -

کبھی او اباحت کا مفید ہوتا ہے جیسے جالس الحسن او ابن سیرین -
دت حسن یا ابن سیرین کے پاس بیٹھہ یعنی تجھکو مباح ہے کہ جسکے ساتھہ
چاہے بیٹھہ -

ام کا استعمال لازم کرتا ہے کہ معطوف علیہ کے ساتھہ حرف استفہام
متصل ہو جیسے ازید عندک ام عمرو دت کیا زید تیرے پاس ہے
یا عمرو -

تکرار اما معطوف اور معطوف علیہ کے ساتھہ اپنے اتصال کو لازم
کرتا ہے جیسے (جاءنی اما زید واما عمرو) دت میرے پاس یا زید آیا
یا عمرو پہلا اما تو بالاتفاق عاطفہ نہین ہے اور ثانی بہی بعض کی پاس
نہین ملازمت واو عاطفہ کی وجہ سے ہے لیکن مفید عطف نہین

اور بعض کے نزدیک واو ایک اما کا عطف دوسرے اما پر ظاہر کرتا ہے اور اما عطف مدخول ظاہر کرتا ہے

بَلْ - لٰکِنْ - لَا

یہ تینوں دو چیزوں میں سے ایک کی تعین تبلاتے ہیں جیسے دیا جاء زید لکن عمرو (ت) نہیں آیا زید لکن عمرو آیا ہے (جا، زید بل عمرو) زید نہیں آیا بلکہ عمرو آیا ہے (جاء زید لا عمرو) (ت) زید آیا نہ عمرو

حروف استفہام

ہمزہ - ہَلْ

یہ دونوں استفہام یعنی استفسار کے لئے آتے ہیں جیسے (انک لانت یوسف) (ت) کیا تو یوسف ہی ہے (ہل من خالق غیر اللہ) (ت) کیا کوئی سوا اللہ کے خالق ہے۔

حروف نفی

اِنْ

اِنْ نفی کے معنون مین آتا ہے جیسے اِنِ الحکم الاّ للّٰہ (ت) اللہ ہی کا حکم ہے۔

مَا و لَا

ما نفی حال کے لئے اور لا نفی استقبال کے لئے آتا ہے جیسے

(ما اضرب الآن) (ت) اب نہین مارونگا۔ (لا یضرب غداً)

(وہ کل کو نہین ماریگا۔

کلمات تحضیض و تندیم

ہلّا۔ الّا۔ لولا۔ لوما

یہ چارون مضارع مین تحضیض کے مفید ہوتے ہین یعنی ورغلانے

اگسانے کے مفید ہوتے ہین جیسے (ہلّا و الّا و لوما و لولا تضرب)

(ت) کیون نہین مارتا تو (ہلّا - الاَّ - لوما - لولا یقول) (ت) کیون نہین کہتا تو

اور ماضی مین تندیم کے مفید ہوتے ہین یعنی دوسرے کو نادم کرنیکے

معنی تبلاتے ہین جیسے (ہلا قلت) (ت) کیون نہ کہا تونے (ہلا اخرتنی

الی رجل قریب) (ت) تھوڑے دیر تک تونے مجھے کیون مہلت ندی

کلمات ایجاب

نَعَمْ - اجل - جیر - اِنَّ - اِیْ

یہہ سب کسی بات کی تصدیق کرنیکے لئے آتے ہین -

نعم - جواب سوال مین بولا جاتا ہے جیسے تجھسے کوئی یون کہے

اقام زید تو تو یون جواب دے - نعم - اور باقی خبر کی تصدیق ظاہر

کرتے ہین جیسے کوئی یون کہے قد اتاک زید اور تو یون جواب دے

اصل با جیر یا انّ   ان سبکا مطلب یہ کہ آپکی تصدیق کا اظہار ہے

بلی

بلی ایجاب کلام منفی کے لئے آتا ہے لہذا بعد کلام منفی یا منفی مع استفہام کے بعد بولا جاتا ہے جیسے کوئی کہے ماقام زید تو تو یون کہے۔ بلی یا وہ یون کہے الم تقم زید تو تو یون جواب دے۔ بلی جسکے معنی یہ ہین کہ ہان زید آیا ہے۔

حروف استقبال

سین ۔ سوف ۔ لا

یہ تینون مفید معنی استقبال ہین جیسے سیضرب ۔ سوف یقبل و لا یفعل ۔

کلمات تنبیہ

کلّا ۔ ہا ۔ الا ۔ اما

یہہ چارون دوسرے کو کسی امر پر تنبہ کرنیکے لئے لائی جاتی ہین

جیسے (کلا لاتطعم) (ت) ہان مت کہانہ کہلا (ہا انا اقول) (ت)

ہان مین کہتا ہون (الا انّ اولیاء اللہ لاخوف علیہم) (ت) بیشک

خدا کے دوستون پر کوئی خوف نہین ہے۔

اما اکثر قسم کے اول مین لایا جاتا ہے جیسے اما واللہ لاضربنّک)

(ت) ہان خدا کی قسم مین تجہکو ضرور مارونگا۔

کلمہ تحقیق وتقلیل وتکثیر

(قد)

جب ماضی پر لایا جاتا ہے تو زمانۂ حال سے زمانۂ ماضی کا قرب ظاہر کرتا ہے

جیسے (قد قام زید) (ت) زید ابہی کہڑا ہوا ہے۔

اور مضارع مین گاہے تقلیل وگاہے تکثیر کا مفید ہوتا ہی جیسے

قد تصدق الکذب) (ت) کبہی کبہی جہوٹ بہی سچ ہوجاتا ہے (قد یری

تقلب وجہک) (ت) ہم اکثر تیرا موہنہ پھرانا دیکھے ہین ۔

اور کبھی ماضی اور مضارع دونون مین تحقیق یا توقع کا افادہ بخشتا ہے

جیسے (قد افلح المؤمنون) (ت) بیشک مومنین چھوٹ گئے ہین (قد قامت الصلوۃ (ت) نماز قائم (شروع ہونے کو ہے (قد یقدم الغائب الیوم

(ت) آج کے روز وہ غائب آہی جائیگا ۔

اور بحذف قد فعل کا باقی رکھنا بھی جائز سمجھا گیا ہے جیسے (یا القوم وزید فعل کذا) ای قد فعل کذا (ت) ای قوم تیرا کیا حال ہے حالانکہ زید نے ایسا کیا ہے ۔

حروف تفسیر

ای

تفسیر ما قبل کے لئے آتا ہے جیسے جاء رجل ای زید قُتل زید

ای ضُرِبَ ضربا شدیدا

اَنْ - اَنْ - اُنْ - مَا - وَلَا

یہہ تینون بتخفیف نون کبہی زایدہی آتے ہین جیسے ما ولا ذریادت کی

مثال (فلما اَنْ جاء بشیر) (ت) جب آیا خوشخبری دینے والا۔

یہ لفظ بنون مخففہ بحرکات ثلاثہ ہمزہ وبسکون نون زاید ہے بغیر اِن کے

بھی وہی معنی مفہوم ہوتے ہین جو اِن کے ساتھ سمجھتے جاتے ہین جیسے

(ایّما تدعوا) (ت) کس کو بلاتا ہے (ایما الاجلین قضیت) (ت) کونسی

مدت تونے مقرر کی۔ ان دونون مثالونمین ایما کا ما زاید ہے بغیر اسکے

بھی وہی معنی ہین جو ما کے ساتھ مفہوم ہوتے ہین (ما منعک ان لاتسجد)

(ت) کس نے تجہے سجدہ کرنے سے منع کیا ہے ان لاتسجد کا لا

زائدہ ہے (لا اقسم بیوم القیامتہ (ت) قسم کہاتا ہون مین روز قیامت کی

ان حروف کو حروف کو زیادہ کہتے ہین۔

اقسام تنوین

تنوین۔ وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہوتا ہی جیسے

زیداً زیدٌ زیدٍ اسکی پانچ قسمین ہین تنوین تنکیر۔ تنوین تمکن۔ تنوین عوض

تنوین تقابل۔ تنوین ترنم۔ تنوین تنکیر وہ ہے جو معرفہ ونکرہ کے درمیان

تفریق کردے اور بتلائے کہ میرے مدخول سے ایک شئی غیرمعین مراد ہے

جیسے (صہٍ) جسکے معنی اسکت سکوتا ما کے ہین یعنی اسکت سکوتا ما فی وقت

ما (ت) کسی طرح ہی سکوت کر۔

تنوین تمکن وہ ہے۔ جو اسم مدخول کے منصرف ہونے پر دلالت کرے

جیسے زیدٌ ورجلٌ

تنوین عوض وہ ہے۔ جو مضاف الیہ کے عوض مضاف کی آخرین

لائے جائے جیسے جعلنا بعضہم فوق بعض ای فوق بعضہم (ت ا) ہمنے

انمین سے بعض کو بعض پر فوقیت دی ہے -

تنوین تقابل وہ ہے - جو نون جمع مذکر سالم کے مقابل لائی جائے جیسے

مسلمات مسلمات مین الف وتا بمقابل واؤ جمع کے ہے اور تنوین

بمقابل نون مسلمون کے زائد کیگئی ہے -

تنوین ترنم وہ ہے - جو حسن صوت کیلئے آخر کلمہ مین زاید کیجاتی ہی

پہلی چار ون قسمین اسم کے ساتھہ خاص ہین اور تنوین ترنم اِس وفعل

دونون مین آتی ہے بلکہ معرفہ مین بہی جیسے اس شعر مین (شعر)

اقلی اللوم عاذل والعتابن ٭ وقولی ان اصبت لقد اصابن (ت)

کم کر ملامت اور عتاب ای ملامت کرنے والے - اور اگر ہونچا مین اپنے

مراد کو تو یون کہہ دے کہ تو بیشک صواب ہی - اِس شعر مین العتابن و اصابن کا

نون تنوین ترنم ہے جو معرفہ وفعل کے آخر مین لاحق ہوا ہے ۔

کلمۂ تردید

کلّا

دوسرے کی تردید کلام کیلئے آتا ہی جیسے کوئی یون کہے (انَّ فلاناً یبغضک) (ت) ضرور فلان شخص تجہہ سی بغض رکہتا ہے تو تو اوسکی جوابمین یون کہے کلا (ت) ہرگز نہین اورگاہی حقاً کے معنو مین آتا ہی جیسے (وما ہی الا ذکری للبشر کلا) (ت) وہ نہین ہے مگر پند ونصیحت بشر کے لئے حق بات یہی ہے

سین ۔ وشین

گاہی کاف خطاب مونث کے آخر مین حالت وقف سین یا شین بہی لاحق کرتی ہین جیسے اکرمتکس یا اکرمتکش

بعون اللہ الرسالۃ النافعۃ والصلوٰۃ علی نبیہ والہ وصحبہ وسلم

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	سے ہے	سے	۱۴	۱۰	یا ی	یا
۴	۵	کس قاعدہ	کسی قاعدہ پر	۱۵	۲	تقنع	تضع
۴	۵	ین	تنوین	"	۸	اہ	المستہ
۴	۴	لم یضر	لم یضرب	"	۱۱	تعبیرون	تعبرون
۶	۱۱	ستے	سے ہے	۱۶	۱	"	"
۷	۱	باللّٰہ	باللّٰہ	"	۶	کیا ہی	کیا
۷	۱	گذر	گذا	"	۸	ارجا	اجار
۱۴	۸	کل تجری	کل یجری	"	۱۰	تفرقنا	نفرقنا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۷	اخلت	ادخلت	۴۵	۹	خیر	خبر
۳۶	۱۰	اپنئے	اپنے	۴۷	۳	جزو	خبر
۳۸	۷	جہان	جہان	؍؍	۶	کاش	شاید
۴۰	۱	نارا	مارا	؍؍	۱۰	سالنہ	ساکنہ
۴۱	۴	تحقیقت	تحققت	۴۹	۸	حرف	صرف
؍؍	؍؍	ترخیت	ترجیت	۵۱	۲	غذاب	عذاب
؍؍	۵	مفتوحہ	کہ مفتوحہ	۵۸	۴	تمری	ترا ء
۴۲	۱۰	تم	قسم	؍؍	۱۰	تذہت	تہذیب
۴۴	۱	الہنم	انہم	؍؍	۱۱	نو	تو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۵	فاغنی	+	۷۹	۷	ستة	ستیة
"	۶	اح	اخ	"	۱۱	تعدادہی	تعداد وہے
۶۰	۲	تگرہنی	تکرہنی	۸۱	۱	جاہیل	جیہل
۶۱	۱	یکان	کان	"	۳	"	"
۶۳	۳	لیوفوا	ولیوفوا	"	۴	"	"
"	۵	اول مین	مضارع کے اول مین	"	۷	"	"
۶۴	۳	جر	جزم	"	۸	جاہیل	"
۶۵	۵	و	ہو	۸۵	۴	کیف تکلم	کیف تکلّم
۷۰	۹	تسر	تسفر	"	۱۰	لان	لئن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۵	۱۰	آگر	یعنی	۱۱۸	۱۱	نہین ہی	محض
۸۸	۹	ان	جان	۱۲۱	۱	اگسانے	اکسانے
"	۱۰	جانس	جالس	"	۵	رجل	اجل
۹۰	۵	یدخل	یدخول	۱۲۲	۱	اصل یاجیر	اجل یاجیر
۹۶	۸	معروف	معرف	"	۴	المم تقم	الم یقم
۱۰۸	۹	پاپ	باپ	۱۲۴	۹	تغیر	تفسیر
"	۱۱		جو قائم کرتے ہین نمازکو	۱۲۶	۱	حروف کو زیادت	حروف زیادت
۱۱۴	۳	ڈگادے	ڈگمگادے	۱۲۷	۷	اس	اسم
۱۱۸	۱۰	بالانفاق	بالاتفاق				